



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

پیشکش  
ہفت روزہ  
الہ آباد  
لاہور  
پسک  
الہ آباد  
کادائی

مرکز جمعیت  
الہ آباد  
پاکستان  
کارتھان

جلد: 47 | ۳۳ تا ۹ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ 10 تا 16 جون 2016ء | شمارہ: 24

سعودی عرب اور پاکستان  
کے درمیان محبت و دوستی  
کے لازوال رشتے قائم ہیں

ڈاکٹر سلیمان بن عبداللہ ابانخل

وطن عزیز کی سالمیت کیلئے  
ایٹمی دھماکے ناگزیر تھے

امیر شہزادہ شجاع الدین

روزہ

فضائل ....  
احکام و مسائل!

انسانی دلوں پر قرآن کریم  
کی تاثیر کے مظاہر!



روزہ رکھنا اور نماز نہ پڑھنا.....؟!



اذان فجر سن کر کھاتے پیتے رہنا.....؟!



طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا؟!

قرآن مجید  
روزہ



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد محمد

## نیکوں کا موسم بہار

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرة)

”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو“

ماہ و سال روز و شب اور لحاظ زندگی گذر رہے ہیں۔ انسان حسب استطاعت نیکوں یا برائیوں کے ساتھ اپنی فانی زندگی کے لمحات گزار رہا ہے۔ اس کے سامنے طرح طرح کے امتحانات بھی ہیں، مشکلات اور مصائب بھی ہیں۔ خطاؤں اور لغزشوں کی وجہ سے انسان گناہوں کے بوجھ تلے دبتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اللہ رحیم و کریم ہے جو اپنے بندے سے اس قدر پیار کرتا ہے کہ اسے بار بار بخشش کے مواقع فراہم کرتا ہے کہ میرا بندہ اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی کا سامان کر کے میرے پاس آئے تاکہ میں اسے نعمتوں والی جنت میں جگہ دوں۔ انہی مواقع میں سے ایک رمضان المبارک بھی ہے جس کا ہر لمحہ قیمتی اور ایک ایک عمل کی کئی گنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے اور مسلمان تقویٰ کے مدارج طے کرتے ہوئے اللہ کا قرب اور اسکی رضا حاصل کرتا ہے اور یہ روزے کا مقصد حقیقی ہے کہ: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ”تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو“

عبودیت رب کی بدولت مسلمان صفت تقویٰ سے متصف ہوتا ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جو انسان کے عزت و عظمت کا باعث بنتا ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدِ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جُوبًا﴾ (فاطر: 10)

”جو کوئی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو (جان لے کر) ساری عزت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے (عزت کا منبع اللہ کی ذات ہے)“

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[كلما ازداد العبد تحقيقا للعبودية لله ازداد كما له وعلت درته.]

”جس قدر انسان اللہ کے لیے عجز و انکساری اختیار کرتا جاتا ہے اسی قدر اس کی شخصیت میں کمال اور درجات میں بلندی آتی جاتی ہے“

رمضان المبارک کی ایک ایک گھڑی بندہ مومن کے لیے عبودیت رب کی گھڑی ہے جس سے مستفید ہو کر انسان اپنی شخصیت میں نکھار اور اخروی فلاح کا بندوبست کر سکتا ہے۔ اس میں انسان کا چھوٹا سا عمل اس کے لیے کئی گنا درجات کی بلندی کا باعث بنتا ہے۔ یہ اللہ کا مسلمانوں پر انعام ہے کہ اس نے انہیں ہر سال میں ایک ایسا مہینہ عطا کر رکھا ہے جو ان کے لیے بخشش کا وافر سامان جمع کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور ہر طرح کی عبادات کا اس ماہ مبارک میں موجود ہونا بھی ایک نعمت ہے کہ انسان ابواب خیر میں سے جس سے سیراب ہونا چاہے ہو جائے۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## روزے کی فضیلت

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُصَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي". لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ. وَتَلْوُوفٍ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. وَالصَّيَامُ جَنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٌ أَحَدُكُمْ فَلَا يَرَفْثُ وَلَا يَصْحَبُ، فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ"] (متفق عليه)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے ہر (نیک) کام سے ثواب میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ ایک نیک دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھادی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”روزے کے علاوہ، پس وہ میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنا کھانا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔“

روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو اسے روزہ افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت نصیب ہوگی۔ اور روزے دار کے منہ سے آنے والی بوالہ اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بدکاری نہ کرے، نہ بلند آواز سے گفتگو کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑائی کرے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔“

یہ حدیث اپنے مفہوم میں بڑی واضح ہے، انسان کے ہر نیک عمل میں اضافہ کیا جاتا ہے، ایک نیک کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھادیا جاتا ہے۔ جتنا خلوص زیادہ ہوگا اتنا ہی ثواب بڑھ جائے گا، ثواب کا کم از کم درجہ دس گنا ہے جو کہ سات سو گنا تک بڑھتا رہتا ہے مگر روزے کا ثواب اس سے بھی زیادہ ہے۔ تمام نیک اعمال کا اجر و ثواب اللہ کے فرشتے اسی کے حکم کے مطابق نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں مگر جب روزے کا ثواب دینے کی باری آتی ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کا اجر دیتا ہے جس کا کوئی حساب ہی نہیں ہے۔ ہر انسان نیک اعمال اللہ کی رضا کے لئے ہی کرتا ہے مگر اللہ کا یہ فرمانا کہ روزہ میرے لئے ہے اس کا سبب ہے کہ روزہ ایسا عمل ہے جس کے بارے میں اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں ہوتا گو یا کہ یہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے کسی تیسری ذات کو علم نہیں ہوتا بندہ اپنی خواہشات اور کھانا پینا محض اللہ کے لئے چھوڑتا ہے اس لئے اللہ نے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ روزے دار سے اللہ بڑی محبت کرتا ہے اس کے منہ سے معذہ خالی ہونے کی بنا پر جو بولتا ہے، اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہے لہذا اپنے روزے کو بے کار اور فضول باتوں اور لڑائی جھگڑے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

## مقاصد روزہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ)

”اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن رمضان المبارک کے روزے تم پر اور پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو اور تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔“ یہ تقویٰ تمہیں بفضلہ تعالیٰ نجات و فلاح اور سعادت دارین سے ہمکنار کر دے گا۔ اہل ایمان کے لیے یہ امر خوشخبری سے کم نہیں کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اللہ پاک کی بے پایاں عنایتوں، رحمتوں، بخششوں اور برکتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا اجر و ثواب کی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دعائیں بارگاہ الہی سے قبولیت کا درجہ پا لیتی ہیں۔ جس شخص نے ایمان و احتساب کی نیت سے اس مہینے کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت اور افضل مہینے کو پا لیا اور اس کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کا تعارف ہی یوں کروایا ہے۔ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ یعنی ”قرآن پاک کا نزول اللہ رب العالمین کی طرف سے رحمۃ للعالمین ﷺ پر اسی ماہ مبارک میں ہوا جو پوری انسانیت کے لیے دلیل راہ اور سرچشمہ ہدایت ہے۔ پھر چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود آج بھی اس کتاب عظیم کی کشش، تاثیر اور حقانیت اسی طرح قائم ہے جس طرح عہد رسالت ﷺ میں تھی اور اس میں کسی زیر زبر کا فرق نہیں آیا کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔ یہ وہی بابرکت مہینہ ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو عبادت کے اعتبار سے ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ ”پھر اس رات حضرت جبریل علیہ السلام اور بے شمار فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے کے لیے نزول فرماتے ہیں۔“

بلاشبہ یہ ماہ مبارک نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان، لطف و کرم اور رحمت ہے کہ اس نے مسلمانوں کے ازلی دشمن شیطان کو اس ماہ میں بے حد کمزور کر دیا ہے۔ اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ حصول سعادت کے لیے پوری فضا سازگار کر دی جاتی ہے۔ راتوں کو تراویح دن کو روزے، سحری کا اہتمام، افطاری کا اشتیاق اور قدم قدم پر نیکیوں کا احساس یہ ساری چیزیں ایک مومن کے لیے تقویٰ و طہارت اور سعادتوں سے ہمکنار ہونے کے لیے مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ ان لوگوں کی بد قسمتی میں کوئی شک نہیں رہتا جو گلستان رمضان میں پہنچ کر نیکیوں کے پھلوں سے حبی دامن رہتے ہیں۔

غور و فکر کا مقام ہے کہ اسلام کے اس اہم فریضہ سے مقصود و مطلوب یہ نہیں کہ روزے دار کو بھوکا پیاسا رکھ کر کسی مشکل سے دو چار کیا جائے۔ اسلام کسی تنگی اور مشکل کا نام نہیں بلکہ دین تو سراسر آسان ہے۔ پھر روزے رکھنا انسانی فطرت کا تقاضا بھی ہے تاکہ اس میں تقویٰ اور خشیت الہی کا عنصر توانا ہو سکے اور جہنم کی آگ سے بچ کر جنت کی بہاروں سے بہرہ ور ہو سکے۔ قرآن مجید نے اسی بات کو عظیم کامیابی قرار دیا ہے۔ روزہ جس قدر بہت بڑا عمل ہے اسی طرح اس کی جزا بھی بہت بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الصَّوْمُ لِيْ وَ اَنَا اُجْزِيْ بِهٖ﴾ ”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔“ یوں تو ہر عبادت اللہ کے لیے ہے وہی اس کی جزا دیتا ہے یہاں خصوصیات کے ساتھ ذکر اس لیے آیا ہے کہ روزے کا تعلق صرف روزے دار اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک مسلمان کے لیے کھانا پینا اور ازدواجی تعلقات اسلام نے حرام کر رکھے ہیں۔ اگر ایک روزہ دار کو مکمل تنہائی میسر ہو موسم کی شدت میں پیاس نے اسے لاچار کر دیا ہو انواع و اقسام کے مشروبات اس کی دسترس میں ہوں مگر وہ پانی پینے کی جرأت نہیں کرتا۔ اسے یقین ہے کہ مجھے کوئی انسان نہیں دیکھ رہا لیکن خالق کائنات

مدیر اعلیٰ  
بیت القرآن  
لاہور

مجلس  
ادارت  
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد  
اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 دلوں پر قرآن کی تاثیر..... (خطبہ حرم)
- 1 1 روزہ..... احکام و مسائل
- 1 4 امانت و دیانت کے بنیادی تقاضے
- 1 7 رمضان کرم کی برکات
- 1 9 بھولی بری یادیں
- 2 1 سعودی عرب پر الزام تراشی کیوں؟
- 2 2 پاکستان کو گنہگار بنانے کی سازش!
- 2 4 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور تریل ڈسٹریبیوٹر کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”المنار“، پک ۱۱۱، لاہور

(العرفی پک) 106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-3772526، فیکس: 042-37720257  
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ رتبہ تعادل نیچے کے لیے

0100270239: 02111: اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168: U.B.L: اکاؤنٹ نمبر:

پبل اشتراک

- سالانہ: 600/- روپے
- ششماہی: 350/- روپے
- ہاریمونی: 650/- روپے
- بیرہ ماہی: 6000/- روپے
- نی پیرچہ: 20/- روپے

پبلشر: پروفیسر عبدالغفور راشد، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان  
کے لئے ”اسٹریٹ ان“، شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ  
لاہور سے چھ ماہ 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

دیکھ رہا ہے جس کی رضا کے لیے روزہ رکھا ہے۔ یہی تقویٰ ہے جو روزے سے مقصود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”لوگو! اگر تم روزہ کی حالت میں فضول بے ہودہ امور اور لغویات سے باز نہ رہے تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا اور پیاسا رہنے سے کوئی غرض نہیں۔“

بلاشبہ روزہ سے انسان کے اندر ضبط نفس کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اسے غریب کی غربت، محتاج کی محتاجی اور بھوکے کی بھوک کا احساس ہوتا ہے۔ روزے سے باہمی دعوت، محبت، مساوات، حسن سلوک اور اتفاق فی سبیل اللہ کا درس ملتا ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ روزہ کی ادائیگی سے امیر و رئیس کو ان لوگوں کا احساس ہوتا ہے جو ماہ صیام کے عاودہ دو وقت کی روٹی سے بھی محروم رہتے ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار کے مانند اجر ملے گا لیکن روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔

آخر میں ارباب اقتدار سے یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ حکومت رمضان تکبج کا اعلان تو کر دیتی ہے۔ رمضان بازاروں میں غیر معیاری اشیاء ستے داموں تو دستیاب ہو جاتی ہیں مگر عام مارکیٹ میں ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبران کی تنخواہوں میں متفقہ طور پر 300 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ دیکھیں اب قومی بجٹ میں عوام کو کیا ریلیف ملتا ہے؟ یا نئے ٹیکسوں سے زیر بار کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں ہوٹلوں اور دوسری نشست گاہوں میں اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ رمضان المبارک کا احترام مجروح نہ ہونے پائے ثقافتی شوٹی وی اور دوسرے چینلز پر خرب الاخلاق ڈرامے اور دوسری لغویات بند ہونی چاہئیں۔ سحری افطاری اور نماز تراویح کے اوقات میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی نیکیوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان محبت و دوستی کے لازوال رشتے قائم ہیں

مسلم امہ کو درپیش چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لیے محل و اعتدال کا دامن تھام کر اپنی تعلیمی صلاحیت کو بہتر بنانا ہوگا۔ ڈاکٹر سلیمان بن عبداللہ ابانخیل

جامعۃ الامام الریاض سعودی عرب کے وائس چانسلر ڈاکٹر سلیمان بن عبداللہ ابانخیل نے کہا ہے کہ مسلم امہ کو درپیش چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لیے محل و اعتدال کا دامن تھام کر اپنی تعلیمی صلاحیت کو بہتر بنانا ہوگا۔ پاکستان کے عوام ارض حرمین سے محبت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ سعودی عرب اور پاکستان محبت و دوستی کے لازوال رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ پاکستان ارض حرمین کے بعد میرا دوسرا وطن ہے اور اس سے مجھے دلی محبت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر بڑا حوصلہ افزا ہے کہ پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت دہشت گردی کے خاتمے کے لیے یکسو ہے اور بڑی حد تک اس پر قابو پا لیا ہے۔ پاکستان کا استحکام عالم اسلام کا استحکام ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام مرکز 106 راوی روڈ میں علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس سے نائب امیر مرکزی جمعیت مولانا علی محمد ابوتراب، جامعہ الامام کے رجسٹرار ڈاکٹر عبدالعزیز آل محمود، چانسلر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد ڈاکٹر یوسف احمد الدریویش امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد و دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ سعودی وزیر کا کہنا تھا کہ ملت اسلامیہ دور حاضر کے چیلنجز کا سامنا تعلیمی ترقی اور باہمی اتحاد و اتفاق کے ساتھ ہی کر سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانیت پر عظیم احسان الہی ہے، جس کے ذریعے آپ کے پیروکار ایک مرکز پر متحد ہو کر دنیا کی عظیم ترین قوت بن گئے۔ اگر مسلمان نبوی منہج کو خلوص دل سے تھام کر ان پر عمل کریں تو ہماری عظمت رفتہ بحال ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کے محاذ پر امت مسلمہ کو بڑے چیلنجز درپیش ہیں، غیر اسلامی تہذیب و ثقافت کی یلغار ہماری اسلامی تہذیب کے لیے بڑا خطرہ بن چکی ہے، دینی اقدار کی پامالی ہم سب کے لیے لمحہ فکر یہ ہے۔ اسکے آگے بند باندھنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں پیغام ٹی وی کا اضافہ نیک شگون ہے جو اس مقصد کے لیے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دینی، سیاسی، سماجی اور میڈیا کے محاذ پر خدمات کو سراہا۔ خصوصاً پروفیسر ساجد میر کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی پوری زندگی اسلامی تعلیمات کے فروغ کی مخلصانہ اور ان تھک مساعی میں صرف ہو گئی ہے اور ہم ان کی جدوجہد کے بیحد قدردان ہیں۔ خصوصاً دفاع حرمین شریفین کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات تحسین کے لائق ہیں۔ مولانا ابوتراب نے خطبہ استقبالیہ میں سعودی حکومت کو اسلام کا خادم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اللہ نے انہیں حرمین شریفین کی خدمت کے لیے جن رکھا ہے، یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ ہم حرمین کی حفاظت کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ قائم مقام ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا کہ سعودی عرب نے ہر آزمائش کے موقع پر پاکستان کی مدد کی، سعودی حکومت لاکھوں عازمین حج کے لیے ہر سال مثالی خدمات انجام دیتی ہے۔ بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور ہم اسکی حفاظت کے لیے کٹ مرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ پروفیسر عبدالستار حامد نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب یک جان دو قالب ہیں ہم کسی بھی موقع پر سعودی حکومت کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ حرمین کے خلاف ہونے والی ہر قسم کی سازشوں کا مقابلہ کریں گے۔ مہمان محترم نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مختلف شعبہ جات اور پیغام ٹی وی کے دفاتر کا بھی دورہ کیا۔



# احکام و مسائل

جناب  
مولانا  
مفت  
ابو محمد عبدالستار رحمہ اللہ  
مركز الدراسات الاسلاميه  
سلطان کالنی میاں چنن ٹاؤن پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

## طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت

### سوال

ایک آدمی آغاز رمضان کے اعلان سے پہلے سو جاتا ہے اور طلوع فجر کے بعد اسے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان شروع ہو چکا ہے، لیکن وہ رات کے وقت سونے کی وجہ سے روزے کی نیت نہیں کر سکا اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ وہ روزہ رکھے یا بعد میں اس کی قضا دے؟

### جواب

رمضان المبارک کے روزوں کے لیے طلوع فجر سے پہلے رات کے وقت نیت کرنا ضروری ہے، جو شخص رات کے وقت رمضان کے روزے کی نیت نہیں کرتا اور اس کے بغیر ہی روزہ رکھ لیتا ہے اس کا روزہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جس نے فجر سے قبل رات کو روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں۔“ (ابوداؤد الصیام: ۲۴۵۴) واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے زبان سے نیت کرنا قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔ مختلف کتابچوں اور کیلنڈروں میں روزے کی نیت کے الفاظ شائع کیے جاتے ہیں وہ بے اصل اور بے بنیاد ہیں البتہ نفل روزے کی نیت موقع پر بھی کی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ رات کے وقت اس کی نیت کر کے سوئے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟“ ہم نے عرض کیا نہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب میں روزے دار ہوں۔“ (مسلم الصیام: ۱۱۵۱)

صورت مسئلہ میں جو شخص ماہ رمضان ثابت ہونے سے قبل یا اس کا اعلان ہونے سے پہلے سو گیا اور طلوع فجر کے بعد بیدار ہوا جبکہ اس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہیں کی تھی تو اس کے متعلق جمہور اہل علم کی رائے ہے کہ اسے رمضان کے بعد اس روزے کی قضا دینا ہوگی۔ البتہ احترام رمضان کے پیش نظر اسے کھانے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ احناف کے نزدیک چونکہ زوال آفتاب سے پہلے پہلے فرض روزے کی نیت کی جاسکتی ہے اس کے لیے رات کے وقت نیت کرنا ضروری نہیں لہذا ایسا شخص جب بیدار ہو تو روزے کی نیت کر لے اور کچھ کھائے پئے بغیر اپنا روزہ پورا کرے اور اسے بعد میں قضا دینے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ جمہور اہل علم کے نزدیک رات کو فرض روزے کی نیت کرنا ضروری ہے اس لیے مذکورہ شخص کا روزہ نہیں۔ ہمارا رجحان بھی یہی ہے کہ اس شخص نے رات کو روزے کی نیت نہیں کی اس لیے اس کا روزہ نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے البتہ احتیاط کے پیش نظر اسے دن کے وقت کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

## نماز کے بغیر روزہ رکھنا

### سوال

ہمارے ہاں کچھ جذباتی قسم کے نوجوان رمضان کے روزے بہت اہتمام سے رکھتے ہیں اس کے لیے وہ بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے یا اس کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں ایسے نوجوان روزے رکھنے کا اجر پائیں گے؟

### جواب

انسان جب شہادتین کی ادائیگی کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے نماز، چنگانہ کا ادا کرنا اس کے لیے ضروری ہوتا ہے کیونکہ شہادتین کی ادائیگی کے بعد نماز اسلام کا سب سے اہم رکن ہے نماز کے بغیر انسان کے اسلام کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہمارے نزدیک نماز نہ پڑھنے والوں کی حسب ذیل دو اقسام ہیں:

① نماز فرضیت اور اہمیت کا قائل ہے لیکن سستی کی وجہ سے کچھ نمازیں رہ جاتی ہیں اگرچہ ایسا کرنا بہت بڑا جرم ہے تاہم اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جاسکتا۔

② نماز کی فرضیت کا قائل نہیں اور نہ ہی نماز کے قریب جاتا ہے اس کے نامہ اعمال میں نماز نامی کوئی چیز نہیں ایسے شخص کے اقرار شہادتین کا کوئی اعتبار نہیں ایسا اسلام جس میں نماز نہ ہو اللہ کے ہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ لہذا وہ نوجوان جو روزہ بڑے شوق سے رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں وہ پیاس اور بھوک بھی برداشت کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور نماز کی فرضیت اور اہمیت کے پیش نظر اسے باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

پہلی قسم کے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ نماز کی ادائیگی میں سستی نہ کریں ہم نہیں یہ فتویٰ نہیں دیتے کہ جب انہوں نے نماز میں سستی کرتا ہے تو وہ روزہ نہ رکھیں بلکہ انہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ روزے پابندی سے رکھیں اور روزہ رکھنا انہیں اللہ کے دین کے قریب کر دے گا۔ اگر وہ اللہ کے خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہیں تو امید ہے کہ روزوں کا یہ اہتمام نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی پر ابھارے گا اور جو نمازیں سستی کی وجہ سے رہ گئی ہیں وہ خالص توبہ کرنے سے ان کی تلافی بھی ہو جائے گی۔

③ قسم کے لوگوں کو ہم نصیحت کرتے ہیں کہ نماز میں کے بغیر روزے بے وزن اور بے کار ہیں نمازوں کی فرضیت کا اقرار کریں اور ان کی ادائیگی کا اہتمام کریں اس کے بعد

روزے رکھیں ایسا کرنے سے سابقہ گناہوں کی تلافی ہو جائے گی اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ فرض کی ادائیگی میں مدد کرے گا اور توفیق عطا فرمائے گا۔ واللہ اعلم!

## اذان فجر سن کر کھاتے رہنا

### سوال

میں دیر سے بیدار ہوتا ہوں، سحری کھاتے کھاتے اذان شروع ہو جاتی ہے یا بعض اوقات اذان کے بعد سحری کھاتا ہوں ایسے حالات میں میرے روزے کا کیا حکم ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس طرح میرے فرض کی ادائیگی ہو جائے گی۔

### جواب

ایک مسلمان کو روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانے کا اہتمام کرنا چاہیے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کرنا باعث برکت ہے۔“ (بخاری، الصوم: ۱۹۲۳)

ہمارے اہل اسلام اور اہل کتاب کے درمیان روزے کا فرق سحری کھانا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کا کھانا ہے۔“ (مسلم، الصیام: ۱۰۹۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں سحری کھانا باعث برکت ہے وہاں یہود ونصاری کی مخالفت بھی ہے۔ سحری کے اعتبار سے لوگوں کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جو لوگ اذان فجر سے پہلے سحری کرنے کا اہتمام کرتے ہیں ان کے لیے حکم یہ ہے کہ جب سپیدہ سحر رات کی تاریکی سے نمایاں ہو جائے تو کھانا پینا بند کر دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے۔“ (البقرہ: ۱۸۷)

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اذان فجر سے پہلے سحری کھانا شروع کر دیتے ہیں لیکن کھانے کے دوران اذان ہو جاتی ہے ان کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے کھانے کو مکمل کر لیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے اپنی حاجت کو پورا کر لینا چاہیے۔“ (مسند احمد: ج ۲، ص ۵۱۰)

کچھ لوگ اذان کے دوران یا اس کے بعد بیدار ہوتے ہیں انہیں چاہیے کہ کچھ کھائے پیئے بغیر ہی روزہ رکھ لیں ایسے حالات میں اذان کے دوران سحری کا آغاز کرنا یا اذان کے بعد جلدی جلدی کھانا کھا کر روزہ رکھنا صحیح نہیں۔ کیونکہ سحری کا وقت گزر چکا ہے وقت گزرنے کے بعد کھانا پینا خلاف شریعت ہے۔ صورت مسئلہ میں اذان کے دوران سحری شروع کرنا یا اذان کے بعد سحری کھانا روزہ پر اثر انداز ہو سکتا ہے لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

## روزہ کی حالت میں مسواک کرنا

### سوال

کچھ لوگ روزہ کی حالت میں مسواک نہیں کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بحالت روزہ مسواک کرنے سے روزہ خراب ہو جاتا ہے کتاب وسنت کی روشنی میں ان حضرات کا موقف کہاں تک درست ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

### جواب

مسواک کرنے کی بہت اہمیت ہے اور احادیث میں اس عمل کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے رمضان المبارک میں دن کے وقت یا دیگر ایسے ایام میں جب روزہ رکھا ہو مسواک کرنے سے پرہیز کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مسواک کرنا منہ کی صفائی اور رب کی رضا مندی کا سبب ہے۔“ (نسائی، الطہارہ: ۵)

رسول اللہ ﷺ بھی مسواک کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسواک کرتے تھے۔“ (مسلم، الطہارہ: ۲۵۳)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے خوب صاف کرتے۔ (بخاری، الوضوء: ۲۴۵)

سیدنا عاصم بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں متعدد مرتبہ وضو کے ساتھ مسواک کرتے دیکھا ہے۔“ (بخاری، تعلیق، الصوم، قبل الحدیث: ۱۹۳۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتی تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ (بخاری، الجمعہ: ۸۸۷)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ (بخاری، تعلیق)

ان احادیث و آثار سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں مسواک کی جاسکتی ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو لوگ اس مبارک عمل سے منع کرتے ہیں ان کا موقف انتہائی محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

# دلوں پر قرآن کی تاثیر

امام سجادؑ  
فاضلہ  
ڈاکٹر  
صالح طالب

20 شعبان 1437ھ / 27 مئی 2016ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

قلمی

جناب محمد جمل بھٹی / جناب عاطف الیاس

مترجم

حمد و ثناء کے بعد!

فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھو کہ اُس نے کل روز قیامت کے لیے کیا سامان لیا ہے اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو“ (حشر: 18)۔

اللہ کا تقویٰ اختیار کیجیے! امید ہے کہ فلاح اور کامیابی حاصل ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی کوشش کیجیے کیونکہ بہت جلد سب کو اس دنیا سے چلے جانا ہے۔ فرمان الہی ہے:

”جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی فائدے کے لیے کرے گا اور جو برائی کرے گا اپنے ہی فائدے کے لیے کرے گا۔ خود ہی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ پھر جانا بالآخر تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے“ (حاشیہ: 15)۔

آسانی میں اللہ کو یاد رکھا کرو، وہ جگہ میں آپ کو یاد رکھے گا۔ موت یاد آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تیاری یوں کرو کہ گویا آج ہی مرنے والے ہو۔ دنیا کی جو بھی چیز پسند آجائے اس پر یہ غور ضرور کرو کہ اس کا انجام کیا ہونے والا ہے۔

اللہ کے بندو! قرآن کریم کی گھنی چھاؤں تلے زندگی بسر کرنا بڑی عظیم نعمت ہے۔ اس نعمت کا مزہ تو وہی جانے جسے یہ حاصل ہوگئی ہو۔ اس نعمت کے ذریعے سے انسان کی عمر برکت والی اور لمبی ہو جاتی ہے۔ اس سے دل کو سرور اور ہدایت ملتی ہے۔ بھلا اس سے بڑھ کر کون سی نعمت ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود بندے کے ساتھ ہم کلام ہو؟ وہ اپنی اس عظیم کتاب قرآن مجید کے ذریعے سے! فرمان الہی ہے:

”کیا ان لوگوں کے لیے یہ (نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے؟ درحقیقت اس میں رحمت ہے اور نصیحت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں“ (عنکبوت: 51)

یہ کتاب یقیناً عظیم نعمت، بڑی رحمت اور یاد دہانی ہے۔ فرمان الہی ہے:

”اے نبی! کہہ دیجئے کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے نازل فرمائی، اس پر تو لوگوں کو خوش ہونا چاہیے، یہ ان سب دوسری چیزوں سے بہتر ہے، جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں“ (یونس: 58)۔

**اللہ کے بندو! قرآن کریم کی گھنی چھاؤں تلے زندگی بسر کرنا بڑی عظیم نعمت ہے۔ اس نعمت کا مزہ تو وہی جانے جسے یہ حاصل ہوگئی ہو۔ اس نعمت کے ذریعے سے انسان کی عمر برکت والی اور لمبی ہو جاتی ہے۔**

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے مراد اسلام اور مہربانی سے مراد قرآن مجید ہے:

”اے نبی! کہہ دیجئے کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوش ہونا چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں“ (یونس: 58)

قرآن کریم کی تلاوت سے تو دلوں کو سرور سے بھر جانا چاہیے۔ اس سرور، اس خوشی اور اس امید کو چروں پر نظر آنا چاہیے۔ پھر اس نعمت کی خوشی گھروں اور معاشرہ میں پھیل جانی چاہیے، کیونکہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے پہلے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ فرمان الہی ہے:

”تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی“

(کہف: 1)

یہ عظیم کتاب امت محمدیہ کے لیے ضابطہ حیات ہے، یہ وہ اسلام کا پیغام ہے، جسے اسلام کا داعی پوری دنیا میں پھیلاتا ہے، یہ واعظ کا زوروارہ ہے کہ جس کے ذریعے سے وہ سوئے ہوئے دلوں کو بیدار کرتا ہے۔ یہ خطیب کی زبان ہے جس سے وہ منبر پر بولتا ہے۔ اس کتاب میں نصیحت بھی ہے اور ہدایت کا پورا سامان بھی ہے۔ رہے دنیا کے باقی علوم و فنون، تو ان کی اہمیت اتنی ہی ہے جتنا اس کتاب سے ان کا واسطہ۔

اے مسلمانو! اس قرآن کریم کے ساتھ لوگوں کو الگ الگ تجربات پیش آئے۔ ان تجربات کی قرآن کریم نے گواہی دی ہے۔ اس کے ساتھ مختلف واقعات پیش آئے۔ ان واقعات کو تاریخ نے رقم کیا۔ دل پر اثر کرنے والی بہت سی خبریں اس کے متعلق پھیل گئی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اگلے لوگوں کے ان قصوں میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے“ (یوسف: 111)۔

امام ابن اسحاق اور دیگر علماء عتبہ بن ربیعہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب مشرکین مکہ نے دیکھا کہ اسلام تو پھیلتا چلا جا رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کیلئے انہوں نے اپنا بہترین شخص ابو الولید عتبہ بن ربیعہ چنا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے آپ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ اس کی بات خاموشی سے سنتے رہے۔

جب اس نے اپنی بات مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”ابو الولید! جو کہنا تھا، کہہ لیا؟“ اس نے کہا: جی، کہہ لیا۔ آپ ﷺ نے اسے سورہ حم السجدہ کی پہلی آیات سنائیں۔ فرمان الہی ہے:

”ح م۔ یہ خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے نازل کردہ چیز ہے۔ ایک ایسی کتاب جس کی آیات خوب کھول کر بیان کی گئی ہیں، یہ قرآن عربی زبان میں ہے، اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا مگر ان لوگوں میں سے اکثر نے اس سے منہ موڑا اور وہ سن کر نہیں دیتے“ (فصلت: 1-4)۔

آپ ﷺ سورہ حم السجدہ پڑھتے گئے۔ عتبہ اپنے ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے سنا رہا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس آیت تک پہنچے: فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ میں تم کو اُسی طرح کے ایک اچانک ٹوٹ پڑنے والے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا“ (فصلت: 13)۔

عتبہ نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور اللہ کا اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر تلاوت سے روک دیا۔

بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ جب عتبہ اپنی قوم کی طرف لوٹا تو وہ ایک

دوسرے سے کہنے لگے: ہم قسم کھا سکتے ہیں کہ عتبہ اس چہرے سے نہیں لوٹا جس چہرے سے وہ گیا تھا۔ جب وہ ان کے پاس آ کر بیٹھا تو انہوں نے پوچھا: عتبہ! کیا بنا؟ اس نے کہا: ہوا یہ کہ میں نے ایسا کلام سنا کہ جس سے بہتر کلام میں نے آج تک نہیں سنا۔ یہ نہ جادو ہے، نہ شاعری ہے اور نہ ہی شعبدہ بازی۔ اسے قریش کے لوگو! میری مانو اور یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ جو کلام میں سن کر آیا ہوں اس کی تعلیم ضرور پھیلے گی۔ اگر عرب کے دوسرے لوگ اس پر غالب آگئے تو آپ کا کام بھی ہو جائے گا اور آپ کو کوئی ملامت بھی نہیں کرے گا اور اگر یہ غالب آ گیا تو اس کی بادشاہت آپ کی بادشاہت ہوگی۔ اس کی عزت آپ کی عزت ہوگی۔ یوں ہم سب سے سعادت مند بن جائیں گے۔ یہ سن کر کفار قریش نے کہا: ابو الولید! اس کی زبان کا جادو آخر تم پر بھی چل گیا! عتبہ نے کہا: یہ میرا مشورہ ہے باقی جو آپ لوگوں کی مرضی۔

اللہ کے بندو! جب مشرکین نے قرآن کریم کی یہ

عظیم تاثیر دیکھی کہ لوگ اس کی آیات سن کر ہی اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں تو انہوں نے ایک دوسرے کو قرآن کریم نہ سننے کی تلقین کرنی شروع کر دی۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”یہ منکرین حق کہتے ہیں اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور جب یہ سنایا جائے تو اس میں شور ڈالو، شاید کہ اس طرح تم غالب آ جاؤ“ (فصلت: 26)

مشرکین عرب بھی آپ ﷺ سے قرآن کریم سن کر لطف اندوز ہوتے رہے۔ ابوسفیان، ابو جہل اور دیگر سرداران قریش رات کے اندھیروں میں چھپتے چھپاتے قرآن کریم کی تلاوت سننے کے لیے آپ ﷺ کے گھر کے پاس جمع ہو جاتے تھے۔

ایک روز ابوسفیان، ابو جہل اور انْخُس بن مُزَہِیق رات کے وقت آپ ﷺ کے گھر کے قریب آ گئے

**اللہ کے بندو! جب مشرکین نے قرآن کریم کی یہ عظیم تاثیر دیکھی کہ لوگ اس کی آیات سن کر ہی اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں تو انہوں نے ایک دوسرے کو قرآن کریم نہ سننے کی تلقین کرنی شروع کر دی۔**

تاکہ جب آپ ﷺ تہجد کی نماز ادا کریں اور قرآن کی تلاوت کریں تو یہ بھی سن کر اس کی تاثیر محسوس کر سکیں۔ ان میں سے کسی کو دوسرے کے آنے کی خبر نہ تھی۔ سب ایک دوسرے سے بے خبر رات گئے تک قرآن کریم کی تلاوت سنتے رہے۔

وہ کتنی حسین رات ہوگی۔ جب وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ سے قرآن سن رہے ہوں گے۔ جب فجر کا وقت ہوا تو وہ لوٹنے لگے۔ راستے میں سب کی ایک دوسرے سے ملاقات ہو گئی، پھر ہر ایک نے دوسرے کو ملامت کی اور دوبارہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا اور کہا: اگر عوام میں سے کوئی نادان ہمیں دیکھ لیتا تو اس کے دل میں طرح طرح کے خیال آتے۔ پھر وہ سب کبھی نہ آنے پر متفق ہو کر واپس لوٹے۔

ہوا مگر یہ کہ اگلی رات وہ سب پھر اپنی اپنی جگہ پر قرآن سننے پہنچ گئے۔ جب آپس میں ملے تو وہی سب ملے ہوا جو پچھلی رات ہوا تھا۔ اس طرح تین راتیں وہ مسلسل آتے رہے اور کبھی نہ آنے کے وعدے کرتے رہے۔

اسے ابن اسحاق نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بتایا کہ وہ جنگ بدر کے قیدیوں میں تھا، جب آپ ﷺ کے ساتھ پہلی ملاقات ہوئی۔ میں نے آپ ﷺ سے مغرب کی نماز میں قرآن سنا۔ آپ پڑھ رہے تھے:

”کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟ یا زمین اور آسمانوں کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ کیا تیرے رب کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں؟ یا اُن پر انہی کا حکم چلتا ہے؟“ (طور: 35-37)۔

یہ سن کر میرا دل ہوا ہونے لگا۔

بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے کہا: تلاوت سن کر مجھے لگا کہ میرا دل پھٹ جائے گا یا میرے دل پر بہت بوجھ پڑ گیا ہے۔

صحیح احادیث میں ہے کہ انہوں نے کہا: ایمان میرے دل میں اس وقت ہی بیٹھ گیا تھا۔ تاہم آپ نے فتح مکہ اور صلح حدیبیہ کے بعد ہی اسلام قبول کیا تھا۔

قرآن کریم کی عجیب تاثیر کی ایک مثال امام مسلم نے صحیح مسلم میں قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے پڑھا:

”ق، قسم ہے قرآن مجید کی“ (ق: 1) یہاں تک کہ آپ ﷺ اس آیت پر پہنچے: ”بلند و بالا کعبور کے درخت پیدا کر دیے جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہ بہ تہ لگتے ہیں“ (ق: 10)۔

میں ان آیات کا مطلب جانے بغیر ہی انہیں بار بار دہرانے لگا۔

اللہ کے بندو! آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوا تھا تاہم آپ کو قرآن دوسروں سے سنا بہت پسند تھا۔ آپ ﷺ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: ”مجھے قرآن سناؤ“ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کو سورۃ النساء



ساتے ہیں اور جب وہ اس آیت پر پہنچتے ہیں کہ:  
”پھر سوچو کہ اس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر  
امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں  
پر تمہیں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو گواہ کی حیثیت سے  
کھڑا کریں گے“ (نساء: 41)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: ”بس! اتنا کافی ہے“  
سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسٹھا کر دیکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق  
یہ آیت پڑھی:

”پروردگار! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا  
ہے۔ جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو  
میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر

کرنے والا نہیں بنے“ (ابراہیم: 36)  
پھر حنن بن سنیہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت  
پڑھی:

”اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ  
ہی کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں  
تو آپ ہی غالب اور دانا ہیں“ (مائدہ: 118)

پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ”اے  
اللہ! میری امت! اے اللہ! میری امت!“ یہ دعا  
کرتے ہوئے آپ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:  
”جبریل! محمد کے پاس جاؤ، تیرے رب کو اس کا حال  
بہتر معلوم ہے، لیکن ان سے پوچھو! کیوں رورہے ہو؟“  
جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بتایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جبریل! محمد کے پاس جاؤ اور  
انہیں بتاؤ کہ ہم تجھے تیری امت کے بارے میں راضی کر  
دیں گے۔“ (مسلم)

اللہ کے بندو! ہجرت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سیدنا مصعب بن عمیر علیہ السلام کو دینی رہنمائی کرنے والا اور  
استاد بنا کر مدینہ بھیجا۔ سیدنا مصعبؓ اسعد بن زرارہ کے  
یہاں رکے۔ انہوں نے انہیں دعوت دی اور قرآن کریم  
کی تلاوت سنائی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ سیدنا  
مصعب کی آمد کی خبر پھیل گئی۔ جب قبیلہ اوس کے سردار  
سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق سنا تو وہ انہیں قتل

کرنے کے لیے اسلحہ لے کر آ گئے۔ انہیں دیکھ کر حضرت  
اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے کہا! اے میری خالہ کے بیٹے! اس  
کی بات تو سن لو! اگر بری لگی تو رد کر دینا اور اگر بھلی لگی تو  
قبول کر لینا۔

سیدنا سعد نے کہا: وہ کیا کہتا ہے؟ سیدنا مصعب  
بن عمیر نے پڑھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر سورہ زخرف کی  
پہلی آیات پڑھیں:

”ح م۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ کہ ہم نے  
اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم لوگ  
اسے سمجھو اور درحقیقت یہ ام الکتاب میں درج  
ہے، جو ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے  
لبریز کتاب ہے۔ اب کیا ہم تم سے بیزار ہو کر یہ  
درس نصیحت تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں صرف  
اس لیے کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ

**سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنے قبیلے سے کہا: کبھی مرد یا عورت سے  
میں اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر  
ایمان نہ لے آئے۔ چنانچہ اس رات بنی عبد الاشہل میں کوئی مشرک نہ رہا۔**

ہو؟“ (زخرف: 1-5)

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ آیات سن کر اسلام  
قبول کر لیا۔ پھر آپ آئندہ زندگی میں بڑے مجاہد اور فراخ  
دل ثابت ہوئے۔ آپ کی شہادت پر اللہ تعالیٰ کا عرش بھی  
کانپ اٹھا تھا۔

سیرت نگار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اپنی  
قوم کی طرف لوٹے تو اپنے قبیلے سے کہا: کسی مرد یا عورت  
سے میں اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک وہ اللہ  
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لے آئے۔ چنانچہ  
اس رات بنی عبد الاشہل میں کوئی مشرک نہ رہا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حدود اللہ کا بے حد خیال کرتے تھے۔  
سنیے کہ وہ کس طرح قرآن کریم کے ذریعے سے لوگوں کو  
وعظ کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم اور دیگر علماء روایت کرتے ہیں کہ  
علاقہ شام کا ایک بہت طاقتور شخص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس  
آتا جاتا تھا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے چند دن اسے نہ پایا تو  
آپ نے اس کے متعلق پوچھا۔ پتا چلا کہ وہ بہت پیتا ہے

اور نشے میں رہتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب کو بلایا  
اور کہا کہ کھو! ”السلام علیکم! بعد از اس! میں اللہ تعالیٰ کی حمد  
بجالاتا ہوں جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں! جو گناہ معاف کرنے  
والا ہے۔ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ شدید عذاب دینے  
والا ہے اور بڑا صاحب فضل ہے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ  
نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا، اپنے  
بھائی کے لیے دعا کرو کہ وہ سچے دل سے اللہ کی طرف  
رجوع کرے اور اللہ اس کی توبہ قبول کرے۔ جب سیدنا  
عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام اس شخص کے پاس پہنچا تو وہ اسے بار بار  
دہرانے لگا: گناہ معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا!  
اور دردناک عذاب دینے والا! اس نے مجھے اپنی پکڑ سے  
ڈرایا ہے اور معافی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ یہ آیت دہراتا رہا  
روتا رہا۔ پھر اس نے پینا چھوڑ دیا اور ثابت قدم ہو گیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو آپ نے  
فرمایا: اس طرح کیا کرو! جب بھائی کو  
پھسلتا ہوا دیکھو تو اسے سیدھا راستہ  
دکھایا کرو اور اسے ڈرایا کرو! اس کے  
لیے اللہ سے توبہ کی قبولیت کی دعا مانگا

کر دو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کیا کرو!

اے مؤمنو! عیسائیوں کے عبادت گزار عالموں پر  
بھی قرآن کریم کا بڑا اثر ہوتا تھا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:  
”جب وہ اس کام کو سنتے ہیں جو رسول پر اترا ہے  
تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے اُن کی  
آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں اور وہ بول  
اٹھتے ہیں کہ پروردگار! ہم ایمان لائے، ہمارا نام  
گواہی دینے والوں میں لکھ لے“ (مائدہ: 83)۔

بلکہ سرکش جنوں پر بھی قرآن کا زبردست اثر ہوا تھا  
جو نزول قرآن سے قبل آسمان کی خبریں کان لگا لگا کر سنا  
کرتے تھے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اے نبی! کہہ دیجئے، میری طرف وحی کی گئی ہے  
کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر (جا کر  
اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: ہم نے ایک بڑا ہی  
عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ راست کی طرف  
رہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اُس پر ایمان لے  
آئے ہیں اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ

کرنے والا اور زبردست قوت والا ہے۔ ظاہر ہے کلام کی فضیلت تو کلام کرنے والے کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔ کلام اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم کیوں نہ ہو، وہ کلام الہی سے کم اور ادنیٰ ہی ہے۔ چہ جائیکہ کوئی بند کلام الہی کو ترک کر کے باطل اور بے ہودہ کلام میں مشغول ہو۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر تمہارے دل پاک ہو جائیں تو یہ قرآن مجید کی تلاوت سے کبھی سیر نہ ہوں۔“ (مسند احمد)

دوسری کنجی قرآن عظیم کی برکت کو جانتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور متقل و فکور رہیں۔“ (س: 29)

افراد، خاندان اور معاشرے پر قرآنی برکات دنیا اور آخرت میں عام ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ”جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا، اسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا ہوگی۔“ (ترمذی)

نیز فرمایا: ”قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ قرآن مجید قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔“

نیز فرمایا: دو چکدار سورتیں پڑھا کرو، سورت البقرۃ اور آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے روز دو بادلوں کی صورت میں آئیں گی۔ یا صف در عصف پرندوں کی دو ڈاروں کی صورت میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی نجات کے لیے جھگڑا کریں گی۔

نیز ارشاد فرمایا: ”سورت بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اسے پڑھنا باعث برکت ہے، اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا توڑ نہیں کر سکتے۔“ (مسلم)

نیز فرمایا: ”قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ اس سورت نے ایک بندے کی سفارش کی حتیٰ کہ اسے بخش دیا گیا اور وہ سورت ”تبارک الذی بیدہ الملک“ سورت ملک ہے۔ (مسند احمد، ابوداؤد اور ترمذی)

آپ کا ارشاد گرامی ہے:

”قرآن مجید کا ماہر اللہ تعالیٰ کے معزز اور نیک

سارا معاملہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن حنبلہ! تم پڑھتے رہتے“ سیدنا اسید نے بتایا کہ میرا بیٹا اس کے قریب تھا، مجھے ڈر لگا کہ کہیں اسے چوٹ نہ آجائے۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو بادل نما چیز تھی جس میں موتیوں کی مانند چمکدار چیزیں تھیں۔ میں اسے دیکھنے کے لیے نکل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”تجھے پتا ہے وہ کیا تھا۔“ انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سننے کے لیے قریب آ گئے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح سب لوگ بھی فرشتوں کو دیکھ لیتے، وہ لوگوں سے بھی نہ چھپتے۔“

یہ تھا جنوں اور فرشتوں کے متعلق! تاہم پہاڑوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

”اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے، یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔“ (حشر: 21)

تو اگر ہمارے سینوں میں زندہ دل ہوتے اور قرآن ان پر نازل ہوتے تو اللہ کے ڈر سے دل پھٹ جاتے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔“ (حشر: 21)

### دوسرا خطبہ:

برادرانِ اسلام! ہمارے ہاتھوں میں موجود قرآن مجید وہی ہے جسے صحابہ کرام اور تابعین عظام نے پڑھا تھا۔ یہ آج بھی تروتازہ ہے، لیکن ہمارے دل ان کے دلوں جیسے نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا، یا دلوں پر ان کے قفل چڑھے ہوئے ہیں؟“ (محمد: 24)

اللہ تعالیٰ نے ان تالوں کی کنجیاں بھی عطا کی ہیں، پہلی کنجی اس قرآن مجید میں کلام فرمانے والے کی معرفت کا حصول ہے۔ یقیناً وہ ذات وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جو تمہارا اور تمہارے آباء و اجداد کا بھی رب ہے۔ وہ پروردگارِ عالم ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ رزق عطا

کسی کو شریک نہیں کریں گے“ (جن: 1-2)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے درخت کے نیچے قرآن پڑھ رہے تھے کہ جن اکٹھے ہو گئے۔ انہوں ایک دوسرے کو تلقین کی کہ خاموشی سے سنو! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”(اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے) جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ قرآن سنیں، جب وہ اُس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔ انہوں نے جا کر کہا، اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف۔ اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ کی طرف بلائے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔ جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی ایسی طاقت رکھتی ہے کہ اللہ کو زچ کر دے، اور نہ اس کے کوئی ایسے حامی و سرپرست ہیں کہ جو اللہ سے اس کو بچالیں، ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔“

(احقاف: 29-32)

کیا آپ نے اس سے بہتر کلام کبھی سنا ہے؟! اگر جنوں کا قرآن کریم کے ساتھ یہ رویہ تھا تو فرشتوں کا رویہ کیا ہوگا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک رات نماز میں وہ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے، قریب ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اچانک گھوڑا بدکننا شروع ہو گیا۔ وہ چپ ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ پھر قرآن پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ صحابی خاموش ہو گئے تو وہ بھی ٹھہر گیا۔ صحابی پھر پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پھر انہوں نے نماز ختم کر دی کیونکہ ان کا بچہ بچیل اس کے قریب تھا اور ڈر گئے تھے کہ کہیں اسے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔

صبح ہوئی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

تھال کا کنارہ۔“ (مسلم ۷۲-۱۱۷۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرفی مدہم ہوتی ہے۔“ (ابن خزیمہ ۲۳۱۸۳-حسن)

**شب قدر کی مخصوص دعا:**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

[اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ غَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ]

(ترمذی ۳۵۱۳)

”اے اللہ! تو بہت معاف کر دینا ہے، معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرما دے“

**صدقہ فطر (فطرانہ):**

ماہ رمضان میں کوٹاہی یا کی وغیرہ ہو جاتی ہے تو اس کی تلافی کیلئے صدقہ الفطر لازم کر دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان پر یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

”فرض قرار دیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کہ وہ جو روزہ میں لغو اور فحش بات ہو گئی ہو اس کا کفارہ ہے اور مساکین کیلئے خوراک ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرے وہ صدقہ فطر قبول اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے۔“ (ابوداؤد ۱۶۰۹)

**صدقہ فطر کی مقدار:**

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (بخاری ۱۵۰۳)

**فائدہ:** ایک صاع تقریباً اڑھائی کلو کا ہوتا ہے، بہتر ہے کہ کوئی جنس نکالی جائے لیکن اس کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔

تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“ (البقرہ: 185)

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما! اے اللہ! اسلام کو عزت عطا فرما اور مسلمانوں کی نصرت فرما! فساد یوں، بے دینیوں اور سرکشوں کو ہلاک فرما! اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب، سنت رسول ﷺ اور اپنے نیک بندوں کی مدد فرما! (آمین!)

## بقیہ روزہ کے احکام و مسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَامٌ تُهْبِئُ كُلِّ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۖ﴾ (النجم)

”شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں یا جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔“ (بخاری، لیلیۃ القدر ۲۰۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی، وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی اور جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے

کاتبوں کے ساتھ ہوگا، اور وہ شخص جو ایک ایک کربہ قرآن پڑھتا ہے، اور وہ اس کے لیے بڑا مشکل ہوتا ہے اسے دہرا اجر ملے گا۔“

نیز فرمایا: ”قاری قرآن کو (قیامت کے روز) کہا جائے گا: قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کی منزلیں طے کرتے جاؤ، خوب بخبر خیر کرو جیسے تم دنیا میں کیا کرتے تھے، تمہاری منزل آخری آیت کے اختتام پر ہے۔“ یہ چند فرامین نبوی ہیں:

برادران اسلام! تیسری کئی دعا ہے۔ سیدنا ابن مسعود بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کو دکھ اور پریشانی گھیر لے اور وہ یہ دعا مانگے۔“ اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا اور تیری باندی کا لخت جگر ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میرے اوپر چلتا ہے، تیرا فیصلہ میری بر عدل ہے۔

میں تیرے ہر اس نام کے واسطے سے دعا مانگتا ہوں جو تو نے اپنا رکھا ہے، یا تو نے وہ نام اپنی کسی مخلوق کو سکھایا ہے، یا تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس رکھا ہے، کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے، میرے سینے کا نور بنا دے، اس کے ذریعے سے میرے دکھ اور غم کو دور کر دے۔ تو اللہ اس کے غم و حزن کو دور کر کے خوشی سے بدل دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: ”اللہ اس کے غم اور دکھ دور کر دیتا ہے۔“

آپ سے گزارش کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم یہ دعا سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، جو اسے یہ دعا ضرور سیکھ لینی چاہیے۔“

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے کھول دے، ہمارے پچھلے تمام گناہ اور غلطیاں معاف کر دے۔ ہمیں رات دن، صبح و شام قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اس کی آیات میں غور و فکر کرنے اور نصیحت پکڑنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں ماہِ قرآن رمضان المبارک تک پہنچا دے۔ ہمیں رمضان میں برکتیں عطا فرما۔ ہمیں اس ماہ مبارک میں روزے رکھنے، قیام کرنے اور نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرما۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اپنا وقت قرآن کی تلاوت میں خرچ کیا۔ قرآن ہی اس کا دوست اور ہم نشین بنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح



پر بادل ہو تو شعبان کی تعداد ۳۰ پوری کرو۔“  
(بخاری ۱۹۰۹)

### شک والے دن روزہ مت رکھو:

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس نے شک والے دن (چاند کے طلوع میں شک کے باوجود) روزہ رکھا تو یقیناً اس نے ابو القاسم (محمد رسول اللہ ﷺ) کی نافرمانی کی۔“ (صحیح البخاری ۱۹۰۶)

### چاند دیکھنے کی دعا:

سیدہ طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:  
اللَّهُمَّ اهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ  
”اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما، اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔“ (ترمذی ۳۴۵۱)

### روزہ کی نیت:

فرض روزوں کے لیے ہر روز رات کو طلوع فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جس نے فجر سے پہلے روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اے کاروزہ نہیں۔“ (ابوداؤد ۲۱۳۳)  
جبکہ نقلی روزے کی نیت دن کے وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ (صحیح البخاری ۱۹۲۳)

### نیت دل سے ہے زبان سے نہیں:

نیت کا کل دل ہے نہ کہ زبان اور دل کے ارادے کا نام نیت ہے۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی نیت کے الفاظ لکھے جاتے ہیں: [وَبَصُومٍ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ] بالکل بے اصل ہیں، ان الفاظ کا پڑھنا درست نہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔

### سحری کھانا:

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان حد فاصل سحری کھانا ہے۔“ (صحیح مسلم ۱۰۹۶)



### گناہوں کی معافی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے ایمان اور احتساب (صرف اللہ سے اجر کی امید) کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے تو اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (بخاری ۱۹۰۱۔ مسلم ۷۶۰)

### روزے دار کی دعا قبول ہوتی ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: ① روزے دار کی حتیٰ کہ روزہ افطار کر لے ② عادل حکمران ③ مظلوم کی دعا۔ (ترمذی ۳۵۹۸)

### روزہ چھوڑنے کا گناہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:  
”نبی اکرم ﷺ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین آمین آمین کہا۔ کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین دفعہ آمین کہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلی مرتبہ ”جبریل امین علیہ السلام“ نے مجھے آ کر کہا: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو سکی اور نتیجتاً وہ آگ میں داخل ہو گیا تو اللہ اسے ہلاک و برباد کرے اور اپنی رحمت سے دور کرے۔ (جبریل علیہ السلام نے کہا:)  
آپ آمین کہیں۔ تو میں نے آمین کہی۔.....“  
(صحیح ابن حبان ۹۰۷)

### چاند دیکھ کر روزہ رکھو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر تم

عربی میں روزے کو ”صوم“ جس کے معنی اسماک، روکنے کے ہیں یعنی خاص کاموں اور باتوں سے مقررہ وقت میں مخصوص شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو روکنا۔ دوسرے الفاظ میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے اور گناہوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ (سبل السلام ۸۵۹۲)  
روزہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے ہر سال مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں، رمضان المبارک کے روزے دو جبری کو فرض ہوئے اور نبی کریم ﷺ نے زندگی میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

### روزے کی فضیلت اور اجر و ثواب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے بایں طور کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا کیونکہ وہ اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے لیے ہی چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی (ثواب ملنے کی وجہ سے) اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ یاد رکھو روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ لطف اندوز اور پسندیدہ ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو تو وہ نہ فحش باتیں کرے اور نہ بے ہودگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور اگر کوئی (نادان جاہل) اسے برا کہے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔“

(بخاری ۱۹۰) و مسلم (۲۷۰۷)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”سحری کا کھانا کھاؤ، بے شک سحری کے کھانے میں برکت ہے۔“ (صحیح البخاری (۱۹۲)

سحری تاخیر سے کھانی چاہیے اذان فجر اور سحری کھانے کا درمیانی وقت تقریباً پچاس آیات (پڑھنے کے برابر) کا ہوتا چاہیے۔ (صحیح البخاری (۱۹۲)

اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے تو فوراً کھانا چھوڑ دینا ضروری نہیں بلکہ حسب ضرورت کھایا جاسکتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور (کھانے پینے) کا برتن اسے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے مت بلکہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرے۔“ (ابوداؤد (۲۳۵۰)

### افطاری کا وقت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَالْيَمِينُ﴾ [البقرة: ۱۸۷]  
”پھر رات تک (اپنے) روزے پورے کرو۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب رات آئے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا وقت ہو گیا۔“ (بخاری (۱۹۵۳)

### افطاری جلدی کرنا اور سحری تاخیر سے کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بیشک ہم انبیاء کا گروہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔“ (صحیح (۳۷۶۴)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے۔“ (بخاری (۱۹۵۷)

### روزہ کھولنے کی دعا:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

[ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَقِيَ الْأَجْرُ]   
 شَاءَ اللَّهُ

”پچاس ختم ہوگئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے دار کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا۔“ (ابوداؤد (۲۳۵۷)

### جس چیز سے چاہو روزہ افطار کرو مگر سنت.....!؟

سیدنا اس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پانی چند گھونٹ پی لیتے۔“ (ترمذی، الصوم (۹۶۹)

### روزہ کھولنے کا اجر:

سیدنا زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزے دار کیلئے ہوگا اور روزے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔“ (ترمذی، الصوم (۶۳۷)

### روزہ افطار کروانے والے کو بھی دعا دو:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر انہیں یہ دعا دی  
[أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ]   
 الْأَكْبَرُ وَصَلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ  
”روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔“ (ابوداؤد (۳۸۵۳)

### روزہ میں جائز امور:

① دوران روزہ سرمہ لگانا جائز ہے۔ (ابن ماجہ ۱۶۷۸ صحیح البانی)

② حالت جنابت میں سحری کھالینا اور غسل بعد میں کرنا۔

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کو (بعض اوقات) اس حالت میں فجر ہوتی کہ آپ ﷺ جنبی ہوتے سحری کھا لیتے اور پھر غسل کرتے۔“ (بخاری (۱۹۲۶)

③ روزے دار مسواک کر سکتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔“

نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جو روزے دار اور غیر روزے دار کو شامل ہے۔ صحابی رسول فرماتے ہیں کہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔“ (بخاری تعلیقاً (۱۹۳۳)

⑤ ٹوتھ پیسٹ اگر حلق میں نہ جائے تو روزے دار کیلئے اسے کرنا بھی جائز ہے جبکہ مسواک استعمال کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔

⑤ بیوی کا بوسہ لینا بشرطیکہ خود پر کنٹرول ہو۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔“ (بخاری ۱۱۰۶)

⑥ کسی چیز کو چکھنا جو حلق میں داخل نہ ہو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ”ھنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“ (بخاری ۱۹۳۰)

⑥ آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوائی کے قطرے ڈالنا امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ، امام حسن بصری رضی اللہ عنہ اور امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما روزے دار کیلئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔“ (بخاری (۱۹۳۰)

⑧ روزہ میں بھول کر کھالینا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پیلایا ہے۔“ (بخاری ۱۹۳۳)

⑧ گرمی کی وجہ سے روزے میں غسل کرنا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے۔“ (ابوداؤد (۲۳۶۵)

۱۰) سبکی لگوانا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

”نبی کریم ﷺ نے احرام میں اور روزے کی حالت میں سبکی لگوائی۔“ (بخاری ۱۹۳۸)

**ناچاز امور:**

۱) ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنا:  
سیدنا قیظ بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی چڑھاؤ مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو)۔“ (ابوداؤد ۲۳۶۶)

۲) جھوٹ، غیبت، فحش باتیں، گالی گلوچ، لڑائی اور تمام برے افعال۔

رسول اللہ نے فرمایا: ”جو (روزہ دار) جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پروا نہیں۔“ (بخاری ۱۹۰۳)

۳) استقبال رمضان کے روزے رکھنا بھی درست نہیں۔ (بخاری ۱۹۱۴)

**روزہ توڑنے والے امور:**

۱) جان بوجھ کر کھانا، پینا۔ (بخاری ۱۸۹۴)

لیکن بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بخاری ۱۹۳۳)

۲) جماع کرنا۔ (بخاری ۱۹۳۶)

اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا، اس کی طاقت نہیں تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔ (بخاری ۱۹۳۶)

۳) جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے روزے کی حالت میں قے آجائے اس پر قضا نہیں اور اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے۔“ (ابوداؤد ۲۳۸۰)

۴) حیض (اور نفاس) کے شروع ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (بخاری ۱۹۵۱)

**چند متفرق مسائل:**

۱)..... حاملہ اور سچے کو دودھ پلانے والی اگر کمزوری محسوس

کرتی ہے اور روزہ اس پر گراں گزرتا ہے تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے لیکن دوبارہ اسے قضا دینا ہوگی۔

۲)..... دوران سفر اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے اور بعد میں اس کی قضا میں آسانی پیدا کی ہے اگر سفر آدمی کے لیے مشقت اور گراں ہے تو وہ روزہ چھوڑ دے اور اگر سفر میں ایسا معاملہ نہیں جیسا کہ دور حاضر میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں ایسے حالات میں کوئی روزہ رکھ لیتا ہے تو اس پر کوئی عیب نہیں۔

۳)..... مریض روزہ چھوڑ سکتا ہے البتہ تندرستی کے بعد اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا دینا ہوگی اور اگر روزے رکھے بغیر فوت ہو گیا تو ان روزوں کی قضا اس کے در ثاء پر ہوگی۔

۴)..... ایسا بوڑھا آدمی جو روزہ نہیں رکھ سکتا یا ایسا آدمی جس کے لیے کوئی ایسی بیماری ہو جس میں اسے بار بار دوا استعمال کرنا پڑتی ہو تو ایسا آدمی روزہ چھوڑ سکتا ہے یہاں تک کہ تندرست ہو جائے تو ان روزوں کی قضا دے دے اور اگر بوڑھا ہے جو قضا بھی دینے کی قدرت نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلے کسی ایک مسکین کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کر سکتا ہے۔

۵)..... ہر ماہ ایام مخصوصہ میں جاری ہونے والے خون کو حیض اور ایسی عورت کو حائضہ کہتے ہیں اور ولادت کے بعد عموماً چالیس دن تک جو خون جاری ہوتا ہے اسے نفاس کہا جاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں عورت کو حکم ہے کہ وہ نہ روزے رکھے اور نہ نماز پڑھے البتہ پاکی کے بعد عورت نمازوں کی قضا نہیں دے گی لیکن روزوں کی قضا دے گی۔

۶)..... نفل روزہ کسی دعوت کی وجہ سے کھولا جاسکتا ہے اس پر کوئی کفارہ اور قضا نہیں پڑتی۔

۷)..... روزہ کی حالت میں اگر احتلام کے ذریعے انزال ہو جائے یا مندی وغیرہ خارج ہو جائے تو اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۸)..... معتکف مسجد سے باہر نہ جائے لیکن کسی سخت حاجت کے وقت مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

**قیام اللیل (نماز تراویح):**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

”جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی امید

سے قیام رمضان (نماز تراویح) میں شرکت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (ترمذی ۸۰۸)

**نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”رمضان اور غیر رمضان میں نبی پاک ﷺ (رات کی نماز) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔“ (بخاری ۱۱۴۷)

**اعتکاف:**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ رحلت فرما گئے۔“ (بخاری ۲۰۲۶)

اعتکاف دس دن، بیس دن یا بتنا وقت باسانی میسر ہو کیا جاسکتا ہے۔ اعتکاف بیٹھنے کی جگہ صرف مسجد ہے، خواہ مرد بیٹھیں یا عورتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو۔“ (سورۃ البقرہ ۱۸۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ رحلت فرما گئے پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں۔“ (بخاری ۲۰۲۶)

**اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا:**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے میں آپ ﷺ کیلئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ ﷺ صبح کی نماز ادا کرتے اور اس میں داخل ہو جاتے۔“ (بخاری ۲۰۳۳)

**لیلة القدر:**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ (بخاری)



نمبر  
جناب قاری محمد اقبال۔ الریاض

# امانت و دیانت کے بنیادی تقاضے

امانت داری ایک ایسا وصف ہے جس کے بغیر مسلمان کی تصور تکمیل نہیں ہو سکتا۔ امانت کی عظمت و اہمیت قرآن کریم کی متعدد آیات سے واضح ہے۔ یہ آیت کریمہ اس پر کس وضاحت پیش کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾

”ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اس کو اٹھالیا“ یقیناً وہ خود کو مشقت میں مبتلا کرنے والا نتائج و عواقب سے بے پروا تھا۔“ (الاحزاب)

اتنے بڑے بڑے اجسام اور عظیم وجود رکھنے والی مخلوق تو امانت کی نازک ذمہ داریاں اٹھانے سے ڈر گئی لیکن انسان چونکہ فطرتاً چالاک و ہوشیار واقع ہوا ہے اس نے فوراً امانت کی ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے نازک کندھوں پر اٹھانے کی پیشکش کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ اگر امانت و دیانت کے تقاضے پورے کرنے میں کامیابی ہوگی تو پھر تو مزے ہیں۔ اللہ کی جنت ہوگی اس کے رنگارنگ انعامات ہوں گے۔ لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہوئی اور امانت کی ادائیگی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں گے اور معذرت کر لیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس انسان کو پتہ ہی نہیں کہ اس نے کتنی بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے اور امانت کے تقاضے پورے نہ کرنے کی صورت میں اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے؟

اپنی بات شروع کرنے سے پہلے میں آپ کی خدمت میں تاریخ سے ایک واقعہ رکھنا چاہتا ہوں جس کو پڑھنے کے بعد امانت کی ذمہ داری ادا کرنے کا مفہوم واضح طور پر آپ کے سامنے آجائے گا۔

جزیرۃ العرب کے شمالی علاقے میں تیما کے مقام پر ایک مالدار تاجر رہتا تھا جس کا نام سوال بن غریض بن عادی تھا۔ اس کا اپنا ایک مضبوط قلعہ تھا۔ یہ زبردست خطیب اور شاعر بھی تھا۔ امرؤ القیس کنڈی کا والد جگر بن حارث کنڈہ کا بادشاہ تھا۔ جب اس کی حکومت ختم ہو گئی تو امرؤ القیس نے سوچا کہ وہ اپنے باپ کا اقتدار واپس لینے کے لیے جد و جہد کرے۔ امرؤ القیس دور جاہلیت کا ممتاز ترین شاعر تھا۔ تاجر بھی تھا۔ اس نے بہت سی زرہیں اور اسلحہ جمع کیا اور انہیں سوال کے پاس بطور امانت رکھ دیا۔ اچانک اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ امرؤ القیس وفات پا گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کنڈہ کے بادشاہ حارث بن ابی شمر غسانی نے سوال کی طرف حکم ارسال کیا کہ امرؤ القیس کا رکھا ہوا سارا اسلحہ اور زرہیں میرے حوالے کر دو۔ سوال نے صاف انکار کر دیا اور کہا: یہ اسلحہ اور زرہیں صرف اس شخص کو ملیں گی جو ان کا حق دار ہوگا۔ بادشاہ نے پھر اپنی بھیجا اور اپنے مطالبے پر اصرار کیا۔ سوال نے پھر انکار کیا اور کہا: میں اپنے پاس رکھی ہوئی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا۔ نہ ہی میں اپنی ذمہ داری سے بے وفائی کروں گا۔ آپ اس معاملے میں اصرار نہ کریں۔ کنڈہ کا بادشاہ بہت غضبناک ہوا کہ اس ضدی شاعر کی یہ ہمت کہ یہ میرے سامنے انکار کی جرأت کرتا ہے۔ اس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ وہ سوال کے قلعے کا محاصرہ کر لے۔ قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ سوال کا بچہ قلعے سے باہر نکلا جو دشمن فوج کے ہاتھ آ گیا۔ اب بادشاہ نے سوال سے سودے بازی کی کوشش کی اور کہلا بھیجا کہ اسلحہ ہمارے حوالے کر دو، ورنہ ہم تمہارے بیٹے کو قتل کر دیں گے۔

سوال کے لیے یہ فیصلے کی گھڑی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی دے کر اپنا عہد و پیمان بچا لے، یا اپنے عہد و پیمان کی قربانی دے کر بیٹے کو بچا لے۔ یہ ایک انتہائی مشکل فیصلہ تھا مگر سوال نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اپنی امانت

کی حفاظت کرے گا..... اس نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ تم جو کرنا چاہتے ہو کرو، میں امانت تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سوال کا بیٹا ذبح کر دیا گیا اور وہ قلعے کی فصیل سے یہ منظر دیکھتا رہا۔ بادشاہ غائب و خاسر ہو کر واپس لوٹ گیا اور سوال نے تمام زرہیں اور اسلحہ امرؤ القیس کے ورثاء کے حوالے کر کے خود کو تاریخ میں امر کر لیا۔ عرب شعراء نے سوال کی امانت داری پر بہت سے اشعار کہے اور اس کی وفاداری و امانت داری ضرب المثل بن گئی۔

محترم قارئین! امانت کی دو بنیادی اقسام ہیں: پہلی قسم تو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی امانتوں کی ادائیگی سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری انسانوں سے تعلق رکھنے والی امانتوں کی ادائیگی سے متعلق ہے۔

## اللہ تعالیٰ کی امانتوں کی حفاظت:

عبادات میں اللہ کے حق کو ٹھیک طریقے سے ادا کرنا بھی امانت کی ایک قسم ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

[أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْأَمَانَةُ وَآخِرُ مَا يَنْقُى مِنْ دِينِهِمُ الصَّلَاةُ، وَرَبُّ مُصَلٍّ لَا خَلَاقَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى]

”سب سے پہلے لوگ جس چیز سے محروم کر دیے جائیں گے وہ امانت ہے اور دین میں سے سب سے آخر تک باقی رہنے والی چیز نماز ہوگی۔ بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ جن کا اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی مقام نہیں ہوگا۔“ (المجمع الصغیر)

## علمائے کرام سے اللہ کی امانتوں کی ادائیگی کے تقاضے:

اللہ تعالیٰ کی امانتوں کی ادائیگی کے سلسلے میں سب سے بڑی ذمہ داری علمائے کرام پر عائد ہوتی ہے۔ علمائے کرام کو درج ذیل امور کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور ان کے بارے میں اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے:

① لوگوں کو دین کے مسائل میں رہنمائی کرتے وقت اچھی طرح اطمینان کر لیں کہ جو کچھ لوگوں کو وہ بتلا رہے ہیں وہ واقعی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی منشا کے عین مطابق ہے۔ ان کے پاس یہ منصب بہت نازک امانت ہے اور ان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے کوئی ایسی بات نہ لگائیں جو اللہ تعالیٰ

## علمہ الناس سے اللہ کی امانتوں کی امانگی کے تھامے:

عام مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی امانتوں کی حفاظت کی وضاحت اس حدیث پاک سے ہوتی ہے جس میں ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا ہے: اللہ کے رسول! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: [الْعُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ] ”جنابت سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا۔“ (الطبرانی)

یہ ایک مثال ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب حالت جنابت میں ہوتا ہے تو یہ بندے اور اللہ کے درمیان ایک راز ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو علم نہیں کہ یہ آدمی حالت طہارت میں ہے یا حالت جنابت میں ہے۔ ایسی صورت میں اپنے جسم کو غسل کے ذریعے پاک کرنا بندے کے ذمے اللہ کی امانت ہے۔ ایک بندہ مؤمن اس امانت میں خیانت نہیں کرتا اور پہلی فرصت میں غسل کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خود کو تیار کر لیتا ہے۔

① آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کا وضو ٹوٹ گیا۔ اب مسجد کے نمازیوں میں سے کسی کو علم نہیں کہ آپ با وضو ہیں یا بے وضو ہیں۔ یہ بات صرف اس بندے کو معلوم ہے یا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ مگر ایک امانت دار مؤمن ایسی حالت میں نماز جاری نہیں رکھتا اور فوراً نماز منقطع کر کے لوگوں سے کوئی شرم محسوس کیے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے کے لیے صف سے نکلتا ہے اور جا کر دوبارہ وضو کر کے نماز میں شریک ہو جاتا ہے۔

② آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ سخت گرمی کا موسم ہے۔ آپ پیاس سے نڈھال ہیں۔ غسل کرنے کے لیے آپ حمام میں داخل ہوتے ہیں۔ اگر آپ پانی کا ایک گھونٹ اپنے گلے سے نیچے اتار لیں تو کوئی آپ کو دیکھنے والا نہیں۔ کوئی پولیس فون یا بجبکسی آپ کو پکڑ نہیں سکتی، دنیا کے کسی قانون کی پہنچ آپ تک نہیں ہو سکتی، مگر آپ اپنے روزے کی حفاظت کرتے ہیں اور پانی کا ایک قطرہ بھی پیٹ میں نہیں جانے دیتے اس لیے کہ روزہ آپ کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ آپ اس میں خیانت نہیں کرتے اور مغرب کے بعد ہی کچھ کھاتے یا پیتے ہیں۔

③ آپ نماز کے لیے مسجد میں آئے ہیں۔ اچانک آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے کپڑے میں کوئی نجاست

ہوئی انتہیوں کے گرد اس طرح چکر لگا رہا ہے جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ وہ کہیں گے: مولانا! آپ کی تقریریں سن کر تو ہم جنت میں پہنچ گئے مگر آپ کو کیا ہوا؟ وہ عالم بہت حسرت و ندامت سے کہے گا:

[كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ.] (متفق علیہ)  
”میں تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا، مگر خود نیکی نہیں کرتا تھا“ اور میں تم لوگوں کو تو برائی سے منع کرتا تھا، لیکن خود لوگوں سے بچ بچا کر برائی کر لیا کرتا تھا۔“

یہاں یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ کسی بھی شخص کو نیکی تقویٰ اور پرہیز گاری لوگوں کی خاطر اختیار نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اس کا تقویٰ محض اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص ریاکاری کے زیر اثر پرہیز گاری شروع کرے تو اس کی اصل حقیقت لوگوں پر چھپی نہیں رہتی بلکہ کچھ ہی عرصے میں اللہ تعالیٰ اس کی قلبی کیفیت اس کے چہرے پر ظاہر کر دیتے ہیں۔

⑤ ہر عالم کے پاس اللہ کا دین امانت ہے اور علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ اس لیے کسی عالم کے لیے جائز نہیں کہ وہ قرآن و سنت سے دلیل سامنے آجانے کے بعد پھر اپنی جماعت یا اپنے مذہب کا متعصبانہ دفاع کرے اور حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کر دے۔ امت مسلمہ میں یہ چیز ایک دبا کے طور پر پھیل چکی ہے کہ اگر کوئی نکتہ کسی کے مذہب کے خلاف ہو تو بہت قوی اور مضبوط دلائل کو بھی رد کر دیا جاتا ہے۔ تمام اہل علم پر واجب ہے کہ وہ مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر صحیح بات لوگوں کے سامنے بیان کریں چاہے یہ بات اس کے مسلک کے خلاف بھی جا رہی ہو۔

⑥ لوگ آپ کو امین سمجھ کر اپنے اموال کی زکاۃ آپ کے سپرد کر دیتے ہیں تاکہ آپ اسے مدارس اور امور خیر میں صرف کریں۔ اب اگر آپ اس مال میں کوئی غلط تصرف کریں گے تو یہ اس منصب سے بھی خیانت ہوگی اور ان لوگوں کی بھی حق تلفی ہوگی جو آپ پر اعتماد کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریاں ٹھیک طریقے سے ادا کرنے میں ناکام رہے تو یہ چیز اللہ کے دین پر بھی لوگوں کا اعتماد متزلزل کر دے گی۔

نے نہیں فرمائی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں بہت سخت تنبیہ جاری فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (الأنعام)

”اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو بلا علم اللہ پر جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو سیدھی راہ سے ہٹا دے“ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت عطا نہیں فرماتا۔“

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”جو شخص میرے ذمے ایسی بات لگائے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“ (متفق علیہ) اللہ کے رسول کی طرف سے کوئی ایسی بات لوگوں کو بتانا جو آپ نے نہیں فرمائی یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ کیونکہ دین کے معاملے میں اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے ترجمان ہیں۔

⑦ دنیا کے چھوٹے یا بڑے فائدے کے لیے حکم شریعت کو توڑ مروڑ کر پیش نہ کریں تاکہ کوئی مفاد پرست علمائے کرام سے غلط فائدہ نہ اٹھا سکے۔ حکومتوں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ علمائے کرام کو حکومتی مناصب پیش کر کے ان سے حسب مشافعوے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر ہر دور میں ربانی علماء نے ان اصحاب اقتدار کی ہر پیشکش کو ٹھکرا کر دین حق کو خالص شکل میں پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف ادوار میں علماء کی ایک کثیر تعداد نے بدترین جسمانی تشدد بھی برداشت کیا، مگر کوئی بھی سختی انہیں حق بات کہنے سے روک نہیں سکی۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسئلہ خلق قرآن میں استقامت راہ حق میں ثابت قدمی کی روشن مثال ہے۔

⑧ کسی عالم کو یہ زیبا نہیں کہ وہ لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی نصیحت کرے اور خود اس کی اپنی خلوٹیں گناہوں اور نافرمانیوں سے آلودہ ہوں۔ علماء کے ذمہ اپنے کردار کی حفاظت بھی ایک مقدس امانت ہے، اس میں کسی طور خیانت نہیں ہونی چاہیے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اہل جہنم ایک عالم فاضل اور واعظ شخص کو دیکھیں گے کہ وہ جہنم میں اپنے پیٹ سے نکلی

## مساجد کی غیر معیاری تعمیری شکایات کا ازالہ

کئی جگہ سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ مسجدیں تعمیر کرنے والے حضرات مقامی جماعتوں کو تنگ کرتے ہیں یا تنگ طور پر مسجدیں تعمیر نہیں کرتے اس طرح کی شکایات کے ازالے کے لیے ان تمام حضرات سے جو شکایت رکھتے ہیں درخواست ہے کہ وہ تمام تفصیلات سے آگاہ کریں تاکہ جماعتی طور پر ازالہ ممکن ہو۔

رابطہ: رانا محمد شفیق خان پسروری۔ 106 راوی روڈ لاہور

مہدوں پر فائز نہ کریں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس شخص کو اختیار و اقتدار ملا اور اس نے کسی منصب پر جانے بوجھے اہل لوگوں کے ہوتے ہوئے کسی نااہل کو متعین کر دیا تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوا۔ (رواہ الحاکم)

① سرکاری کام کرتے وقت اپنے لیے ذاتی فوائد حاصل نہ کریں۔ رشوت لینا، پلائوں پر قبضہ کر لینا، حکومت کے لیے وسائل کی خریداری کرتے وقت کمیشن لینا، اپنے رشتہ داروں کو نوازنا اور مستحق لوگوں کو نظر انداز کرنا، ملکی دولت ناجائز طریقے سے ملک سے باہر بھیجنا اور وہاں کے بینکوں میں اپنے یا اعزہ و اقارب کے نام سے جمع کرنا، دھونس دھاندلی سے اپنے رشتہ داروں کو امتحانات میں پاس کروا لینا، اپنے ماتحتوں سے ملکی اور قومی مفاد کے خلاف فیصلے کروانا، یہ تمام کام اصحاب اقتدار کے لیے ناجائز و حرام ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

[مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.] (مسلم)

”جس کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا والی بنائے اور پھر اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اپنی رعیت سے دھوکہ دہی کا مرتکب ہوا ہو تو ایسے شخص کے لیے اللہ نے جنت حرام کر دی ہے۔“

.....

## وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

ذیویں کم کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی اس وعید سے ڈرنا چاہیے: ”ذُنُوبِي مَارَنِي وَالْوَلَدُ لِي“ بلات کر رہے۔ ایسے لوگ جب دوسروں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ انہیں ایک روز اٹھایا جائے گا ایک عظیم دن میں کہ جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔“

⑤ اوقات کار کے دوران دفتر سے بلا اجازت نہ نکلے۔ اگر کسی ذاتی کام سے نکلے تو کام ختم ہوتے ہی فوراً واپس پلٹے اور ضرورت سے زیادہ وقت اس کام میں صرف نہ کرے۔ امانت و دیانت سے کمائے ہوئے پیسے میں بے پناہ برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایک امانت دار شخص کو ایسی بہت سی مصیبتوں سے بچا لیتا ہے جن میں عام لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں۔

## اصحاب اقتدار اور سیاستدانوں سے امانت

### ودیانت کے تقاضے:

وہ لوگ جنہیں قوم کی قیادت و سیادت اور قانون سازی کی ذمہ داریاں سپرد کی جاتی ہیں ان کے کندھوں پر بہت نازک ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ انہیں اپنی قوم کے سالانہ جمع شدہ محصولات خرچ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ قوم و ملک کے لیے نت نئے منصوبے تشکیل دینا اور انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانا انہی کے ذمے ہوتا ہے۔ لہذا اس امر کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں کہ اس قومی امانت کا غلط استعمال ہو جائے اور اس میں خورد برد ہو جائے۔ قوم کا ایک ایک پیسہ ان کے ہاتھ میں امانت ہوتا ہے اور کل دربار الہی میں ان سے سخت ترین حساب لیا جائے گا۔ سیاسی اور حکومتی شخصیات اور بیوروکریٹس کو درج ذیل امور کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:

① سرکاری مناصب تقسیم کرتے وقت میرٹ اور استحقاق کی مکمل پاسداری کریں اور کسی نااہل شخص کو ان

کئی ہوئی۔ آپ فوراً اس کپڑے کو اپنے سے الگ کر دیں۔ میں اور اگر وہ الگ نہیں ہو سکتا تو پھر نماز منقطع کر کے آپ کپڑے کو پاک کرتے ہیں اور دوبارہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا اس بات کو کوئی نہیں جانتا تھا، مگر آپ نے امانت و دیانت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھا اور اللہ کو راضی کیا۔

اب آتے ہیں ان امانتوں کی ادائیگی کی طرف جن کا تعلق اللہ کے بندوں سے اور باقی مخلوق سے ہے۔

## بندوں کی امانتوں کی ادائیگی:

ایک اسلامی معاشرے میں جو شخص جس کسی فیلڈ میں کام کر رہا ہے اس کے فیلڈ کے اعتبار سے امانت و دیانت کے تقاضے ہر شخص کے لیے الگ الگ ہیں۔

## مہنی کے ملازم کی دیانت و امانت:

① ایک پرائیویٹ مہنی کے ملازم کی امانت یہ ہے کہ وہ اپنے مالک سے اخلاص اور سچائی کا برتاؤ کرے۔ اس کے ذمے جو کام لگایا جائے اسے احسن طریقے سے مکمل کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا فَلْيَتَّقِنَهُ! (شعب الإيمان)

”مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کسی کے ذمے لگایا جائے تو اسے احسن طریقے سے انجام دے۔“

یعنی وہ اپنی صلاحیت اور بساط کے مطابق کوشش کرے کہ کام ٹھیک طریقے سے انجام پائے۔ جان بوجھ کر اس میں غفلت اور سستی کا مرتکب نہ ہو۔

② کمپنی کی مشینوں، آلات، کمپیوٹرز اور سٹیشنری کو اپنے ذاتی فائدے کے لیے استعمال نہ کرے جب تک کہ مالک اسے کھلے دل سے اس کی اجازت نہ دے۔ عزیزان گرامی قدر! بددیانتی ایک سوئی سے شروع ہوتی ہے، پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ لاکھوں کروڑوں کی خیانت تک جا پہنچتی ہے۔ ایک ملازم کو چاہیے کہ وہ ذیویں کے لیے خاص وقت کو ادھر ادھر کے اشتغال میں صرف نہ کرے۔ یہ وقت اس کا نہیں بلکہ اس ادارے کا ہے جس میں وہ کام کرتا ہے۔

③ ذیویں پر بروقت پہنچے اور ذیویں کا وقت ختم ہونے سے پہلے دفتر سے نہ نکلے۔ جو لوگ تنخواہ پوری لیتے ہیں اور



ہے وہ مکمل خیر سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی خیر سے تو کوئی حقیقی محروم ہی محروم رہ سکتا ہے۔ (ابن ماجہ: ۱۶۴۳، صحیح الترغیب والترہیب: ۱۰۰۰)

### رمضان میں عمرہ حج کے برابر:

سیدنا عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری خاتون کو فرمایا: جب ماہ رمضان آجائے تو تم اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔ (بخاری: ۱۷۸۲، مسلم: ۱۲۵۶)

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری خاتون سے، جسے ام سنان کہا جاتا تھا، کہا: تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ تو اس نے سواری کے نہ ہونے کا عذر پیش کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کی قضاء ہے۔

(بخاری: ۱۸۶۳، مسلم: ۱۲۵۶)

یعنی جو شخص میرے ساتھ حج نہ کرے وہ اگر رمضان میں عمرہ کر لے تو گویا اس نے میرے ساتھ حج کر لیا۔

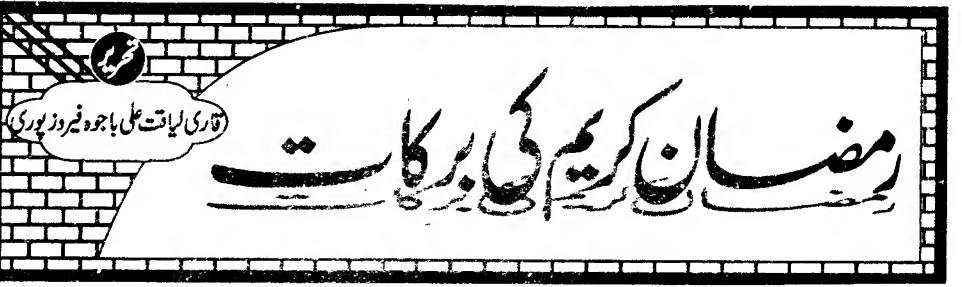
### مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے حالت ایمان میں اللہ سے حصول ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ نیت صادقہ اور یقین کامل کے ساتھ، محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے اجر و ثواب کو حاصل کرنے کی خاطر، دل کی خوشی کے ساتھ اور روزوں کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ رمضان المبارک کے ایام کو غنیمت تصور کرتے ہوئے روزے رکھے، اگر وہ اس کیفیت کے ساتھ روزے رکھے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

### روزے کا اجر صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے:

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر، حتیٰ کہ سات گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوائے روزے کے جو کہ صرف میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا کیونکہ وہ میری وجہ سے اپنی ثبوت اور اپنے کھانے کو چھوڑتا ہے۔ (مسلم: ۱۱۵۱)



### جہنم سے آزادی:-

اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنے بہت سارے بندوں کو جہنم سے آزادی نصیب کرتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ایسا ہر رات کرتا ہے۔ (ابن ماجہ: ۱۶۴۳، صحیح الجامع الصغیر لالالبانی: ۲۱۷۰)

سیدنا ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر دن ہر رات بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ہر دن ہر رات ہر مسلمان کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔ (البنار: صحیح الترغیب والترہیب لالالبانی: ۱۰۰۲)

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں اللہ تعالیٰ سے خصوصی طور پر یہ دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں بھی اپنے ان خوش نصیب بندوں میں شامل فرمائے جنہیں وہ اس مہینے میں جہنم سے آزاد کرتا ہے کیونکہ یہی اصل کامیابی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں چھوڑا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا پکار کر کہتا ہے: اے خیر کے طلبگار! آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار! اب تو رک جا۔ (الترمذی و ابن ماجہ، صحیح الترغیب والترہیب لالالبانی: ۹۹۸)

### ایک رات:- ہزار مہینوں سے بہتر:

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان شروع ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو شخص اس سے محروم ہو جاتا

ماہ رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے اور شیطان کو جکڑ دیتا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کو اس طرح گمراہ نہ کر سکے جس طرح عام دنوں میں کرتا ہے۔ ایسا مہینہ کہ جس میں اللہ سب سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی کا انعام دیتا ہے جس میں خصوصی طور پر اللہ اپنے بندوں کی مغفرت کرتا اور ان کی توبہ اور دعائیں قبول کرتا ہے۔ ایسے عظیم الشان مہینے کا پاتا یقیناً اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کی قدرو منزلت کا اندازہ آپ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ سلف صالحین رحمہم اللہ چھ ماہ تک یہ دعائیں کرتے تھے کہ یا اللہ! ہمیں رمضان مبارک کا مہینہ نصیب فرما، پھر جب رمضان مبارک کا مہینہ گزر جاتا تو اس بات کی دعا کرتے کہ اے اللہ! ہم نے اس مہینے میں جو عبادات کیں تو انہیں قبول فرما کیونکہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ یہ مہینہ کس قدر اہم ہے۔ (لطائف المعارف ص ۲۸۰)

لہذا ہمیں بھی اس مہینے کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ جب رمضان مبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، رسول اکرم ﷺ کو اس کے آنے کی بشارت سناتے اور انہیں مبارک باد دیتے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان مبارک کی آمد کی بشارت سناتے ہوئے فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان آچکا جو کہ بابرکت مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اس میں سرکش شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں اللہ کی ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہ جائے وہی دراصل محروم ہوتا ہے۔ (النسائی: ۲۱۰۶، صحیح الجامع الصغیر لالالبانی: ۵۵)

### باب الریان:-

جنت میں ایک دروازے کا نام باب الریان ہے، یہ دروازہ صرف روزہ دار کے لیے مخصوص ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے باب الریان کہا جاتا ہے، اس سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا اور پکار کر کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے علاوہ کوئی اور اس سے جنت میں داخل نہ ہوگا اور جب وہ سب کے سب جنت میں چلے جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔ (بخاری: ۱۸۹۶، مسلم: ۱۱۵۳)

### روزہ شفاعت کرے گا:

قیامت کے دن روزہ، روزہ دار کے حق میں شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں روز قیامت شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے سے اور شہوت سے روک رکھا، اس لیے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر لے اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روک رکھا، لہذا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ (رواہ احمد والحاکم وغیرہما صحیح الالبانی فی صحیح الترغیب والترہیب: ۹۸۴)

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ جی ہاں روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ (بخاری: ۱۹۰۳، مسلم: ۱۱۵۱)

### روزہ جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس پر

(سوائے روزے کے جو کہ صرف میرے لیے ہوتا ہے) سے مراد یہ ہے کہ مومن کے باقی نیک اعمال مثلاً نماز، صدقہ اور ذکر تو ظاہری ہوتے ہیں اور فرشتے انہیں نوٹ کر لیتے ہیں جب کہ روزہ ایسا عمل نہیں جو ظاہر ہو بلکہ صرف نیت کرنے سے ہی انسان روزے کی حالت میں چلا جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور شاید یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کو بے مثال قرار دیا ہے۔

ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی حکم کریں جس پر میں عمل کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم روزہ رکھا کرو کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ (التسائی، الصیام باب فضل الصیام: ۲۲۲۰، الالبانی فی الصحیح: ۱۹۳۷) یعنی شہوت کو ختم کرنے، نفسِ امارہ اور شیطان کا مقابلہ کرنے میں اور اجر و ثواب میں روزے جیسا کوئی عمل نہیں۔ چونکہ روزے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے اور اس کی مقدار کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس لیے روزہ دار جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روزے کا اجر و ثواب دے گا تو اسے بے انتہا خوشی ہوگی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک افطاری کے وقت اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔ (بخاری: ۱۹۰۳، مسلم: ۱۱۵۱)

### روزہ ڈھال ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور تم میں سے کوئی شخص جب روزہ کی حالت میں ہو تو وہ ناشائستہ بات نہ کرے اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالی گلوچ کرے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری: ۱۹۰۳، مسلم: ۱۱۵۱)

روزہ ڈھال ہے، سے مراد یہ ہے کہ روزہ شہوت اور گناہ سے روکتا ہے اور اسی طرح جہنم سے بچاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص جنگ سے بچنے کے لیے ڈھال لیتا ہے۔“ (التسائی: ۲۲۳۱، ابن ماجہ: ۱۶۳۹)

میں عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بنا۔ فرض نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ، یہ سن کر دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ہمیشہ نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ اس سے کم۔ پھر جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اہل جنت میں سے کسی شخص کو دیکھتا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔ (بخاری: الزکوٰۃ باب وجوب الزکوٰۃ: ۱۳۹۷)

### روزہ خوروں کا انجام:-

سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میرے پاس دو آدمی آئے جنہوں نے میرے بازوؤں کو پکڑ کر مجھے اٹھالیا اور ایک دشوار چڑھائی والے پہاڑ تک لے جا کر مجھے اس پر چڑھنے کے لیے کہا، میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، انہوں نے کہا: ہم اسے آپ کے لیے آسان بنا دیں گے، چنانچہ میں نے اس پر چڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے وہاں جینے اور چلانے کی آوازیں سنیں، میں نے دریافت کیا یہ چیخ و پکار کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ جہنمیوں کی آہ و بکا کا شور ہے۔ پھر مجھے اس سے آگے لے جایا گیا جہاں میں نے کچھ لوگوں کو الٹے ہوئے دیکھا جن کی باچھیں چیر دی گئی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا تھا، میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزوں کے ایام میں کھایا پیا کرتے تھے۔ (ابن خزیمہ، ابن حبان۔ صحیح البہانی فی صحیح الترغیب والترہیب: ۱۰۰۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے اور زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، کئی لوگوں نے پچھلے سال ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے تھے لیکن اب وہ اپنے رب کے پاس چلے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو اس لیے اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اپنے رب کو منالیں۔

وما علینا الا البلاغ



مخالفین سے پنجہ آزمائی اور پھر ان پر کامیابی دونوں کا مظہر امتیاز تھا۔ مرکزی جامع اہل حدیث میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد عصر تک ان کی خوش کلائی خوب رنگ لیے ہوتے تھی۔ نماز عصر کے بعد مولانا گنگوہی اور مولانا گرجا کھی دونوں حضرات چند احباب کے ہمراہ جن میں میرے والد علیہ الرحمہ اور خواتین بھی شامل تھیں سائنگ بل کے قریبی گاؤں ”بھنڈی“ میں عشاء کے وقت پہنچے جہاں سچ سے مولوی محمد عمر اچھروی اور مولوی عنایت اللہ مناظرہ کے لیے لاکارے مار رہے تھے۔ لاہور سے حافظ عبدالقادر روپڑی اور سرگودھا سے حافظ محمد اسماعیل روپڑی دونوں بھائی بھی تشریف لا چکے تھے۔ ”نوان“ مضافاتی آبادیوں اور سائنگ بل سے ہزاروں کی تعداد میں مختلف مرکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ آئے ہوئے تھے۔ مگر علمائے اہل حدیث کے پہنچنے ہی سے یہاں ہوا کہ بریلوی

دونوں علماء نامعلوم راتوں سے کھیتوں کھلیانوں اور گپ اندازوں سے ہوتے ہوئے گاؤں چھوڑ گئے۔ نماز عشاء کے بعد علمائے اہل حدیث نے رات گئے تک خوب تقریریں کیں اور اختتامی مسائل خصوصاً اہل

**مولانا گکھڑوی قادیانیوں، نیچریوں، آریہ سماج جیسی باطل قوتوں اور دیگر فرق باطلہ سے ساری زندگی برسر پیکار رہے اور ہر محاذ پر کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑتے رہے۔**

حدیث کے امتیازی مسائل قرآن و حدیث کی صافی تعلیمات و احکامات کی روشنی میں رات گئے تک خطابت کے جوہر دکھائے اور پہنچ گیا کہ ہم چاروں کل شام تک یہاں موجود ہیں۔ تمام مسائل پر بات چیت اور مناظرہ کے لیے حاضر ہیں۔ اس دلیرانہ وعظ و تذکیر نے عوام الناس میں ایک انقلابی روح پیدا کر دی اور دیکھا گیا کہ بے شمار لوگ اپنے عقائد کی اصلاح کے لیے والہانہ عقیدت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ جلسہ کے اختتام پر جامع اہل حدیث باغ والی مسجد سائنگ بل کے صدر حاجی عبداللطیف نے ضلعی جمعیت گوجرانوالہ کے پہلے ناظم مولانا خالد گرجا کھی جو انہی مولانا نور حسین گرجا کھی کے صاحبزادے تھے جن کی دینی و تنظیمی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے پر جوش و آواز میں علماء سے تاریخیں لے کر اعلان کیا کہ آئندہ قریب و ہفتوں بعد ان تواریخ پر سائنگ بل کی باغ والی مسجد کے چوک میں تین روزہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ممتاز علماء خطاب کریں گے۔ چنانچہ انہی تاریخوں پر اہل حدیث کانفرنس کا خوبصورت انعقاد



تفسیر و رموز قرآن مجید کے شاعر، میدان سیاست کے حیرت کیش قائد اور تحریک پاکستان کے بلند مرتبہ مجاہد مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی تھے۔ انہوں نے خطبہ جمعہ تقسیم ملک کی اہمیت، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے نتائج و اثرات اور مسلک اہل حدیث کی حقانیت و صداقت پر مختصراً مگر جامع اظہار خیال فرمایا۔ آپ علم و عمل کی دنیا میں قرون اولیٰ کے محدثین و مفسرین کرام کی ایک حسین یاد گار تھے جن کے بارے میں مولانا حاتمی نے کہا تھا۔

ماہ رمضان المبارک کی آمد میں چند روز باقی تھے مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی والدہ نے بیٹے سے دریافت کیا کہ اس سال ہماری مسجد میں کون نماز تراویح پڑھائے گا؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں حافظ ابراہیم ہوں گے۔ والدہ نے فرمایا کہ وہ کونسا رمضان المبارک ہوگا جب میرا ابراہیم قرآن سنائے گا؟ لائق و فرمانبردار بیٹے نے عرض کیا کہ امی جان! آپ دعا کریں اسی رمضان میں ان شاء اللہ آپ کا ابراہیم قرآن سنائے گا۔ چنانچہ حضرت میر

صاحب رمضان المبارک آنے پر روزانہ دن کے وقت ایک پارہ حفظ کرتے اور رات کو نماز تراویح میں پورا پارہ سنا دیتے۔ بلا ریب یہ والدہ کی دعا بھی تھی اور حضرت میر سیالکوٹی کی عظیم کرامت بھی۔

علامہ اقبالؒ نے ماں کی وفات پر کہا تھا:  
خاک مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا  
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا

تریت سے تری میں انجم کا ہم قسمت ہوا  
گھر مرے اجداد کا سرمایہ عزت ہوا  
تقسیم ملک کے بعد کے قریبی دور میں ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۵۳ء تک مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار میں جماعت کے نامور عالم دین اور مناظر مولانا احمد الدین گکھڑوی خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مولانا گکھڑوی قادیانیوں، نیچریوں، آریہ سماج جیسی باطل قوتوں اور دیگر فرق باطلہ سے ساری زندگی برسر پیکار رہے اور ہر محاذ پر کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑتے رہے۔ مرکزی جامع اہل حدیث میں خدمات دینیہ کے دوران ان کی دعوت پر جن اسلاف نے اس مسجد میں خطابت جمعہ ارشاد فرمائے ان میں سرفہرست مولانا احمد الدین کے استاذ گرامی منزلت اور مقتدر رہنما

گر وہ ایک جویا تھا علم نبی کا  
لگایا پتا جس نے ہر مقتدی کا  
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا  
کیا قافیہ تنگ ہر مدی کا  
اسی سلسلہ خطابت کے دوسرے بڑے عالم دین اور مولانا احمد دین گکھڑوی کے جگری و بے تکلف دوست مولانا نور حسین گرجا کھی تھے۔ وہ مولانا گکھڑوی کے ہم عمر خوبصورت قد و قامت اور جسمانی و چہرہ مہرہ کی وجاہت رکھنے والے بارعب اہل علم و فضل تھے۔ مولانا گکھڑوی کی دعوت پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اتباع رسول ﷺ جیسے اہم ترین موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے پنجابی اشعار اور روح پرور تلاوت قرآن حکیم سے سامعین کو مسحور کر دیا تھا۔ وہ خطابت و تقریر اور شعر و شاعری میں اپنے دور کے اونچے خطباء میں شمار ہوتے تھے۔ شیریں و دلنشین گفتار سے مجلس کو باغ و بہار بنا دیتے۔ مولانا گکھڑوی اور مولانا گرجا کھی نے باہم برصغیر ہند و پاک کے بہت سے شہروں اور قصبات و دیہات کے تبلیغی سفر کیے۔ مناظروں سے



## وزیر اعظم میاں نواز شریف کے لیے دعا ہے صحت

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینئر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے وزیر اعظم محمد نواز شریف کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی ہے اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو کر اپنے فرائض منصبی ادا کریں گے۔ دریں اثناء پروفیسر ساجد میر کی خصوصی ہدایت پر مساجد اور مدارس میں بھی علماء کرام اور طلبہ کی بڑی تعداد نے وزیر اعظم کی جلد صحت یابی کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا ہے۔

## رمضان سے قبل اشیائے خورد و نوش میں اضافہ کنٹرول کیا جائے۔ ڈاکٹر عبدالغفور راہد

رمضان سے قبل اشیائے خورد و نوش میں اضافہ کو کنٹرول کیا جائے۔ منافع خوروں کے خلاف فوری اور بھرپور کارروائی کی جائے۔ رمضان المبارک میں عوامی ریلیف کے لیے حکومت کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ مصنوعی مہنگائی کی روک تھام کرنا حکومت کا فرض ہے۔ میاں نواز شریف پاکستان کو ایٹمی طاقت کے بعد معاشی طاقت بنائیں۔ روزہ اور عید ایک ہی دن ہونا خوش آئند سوچ ہے اللہ کرے ایسے ہی ہو۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم ذیلی تنظیمات و کوارڈینیٹر وزیر اعلیٰ پنجاب ڈاکٹر عبدالغفور راہد مرکز 106 راوی روڈ میں کارکنان سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی دھماکوں سے پاکستان کا دفاع ناقابل تخییر بن گیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کے سوا کوئی بھی پاکستان کو ایٹمی طاقت نہیں بنا سکتا تھا۔ پاکستان کا ایٹمی طاقت بننا پورے عالم اسلام کے لیے قابل فخر ہے۔ اپنے سب سے قیمتی قومی اثاثے ایٹم بم کی طاقت اور خطرے سے دشمن کو خبردار بھی کرنا چاہیے۔ امریکہ نے ہماری خود مختاری اور سالمیت کو دنیا میں مذاق بنا کر رکھ دیا ہے حکومت کو چاہیے کہ مکی آزادی اور خود مختاری کے تقاضوں کے تحت از سر نو اپنی خارجہ پالیسی کا تعین کرے اور اب ”ڈومور“ کے تقاضوں کو فی الفور ”نومور“ کہہ کر ٹھکرا دے۔ امریکہ بھارت کی سرپرستی کر کے اسے خطے کا چوہدری بنانا چاہتا ہے۔ بھارت اور امریکہ جان لیں کہ شہادت کی خواہشمند قوم کو کبھی زیر نہیں کیا جاسکتا۔

اخراجات کی طرف متوجہ کریں ان شاء اللہ آپ دونوں کی یہ محنت اور خطابتی بہارتیہ خیر ثابت ہوگی۔ چنانچہ دونوں مقررین با صفا نے مولانا سلفی کی اس تجویز بلکہ ایما پر بخوبی عمل کیا اور عام معمول سے ذرا ہٹ کر خطابتی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا گیا جس کے اثرات یہ ہوئے کہ نہ صرف عوام الناس نے دل کھول کر چندہ دیا بلکہ عورتوں کے پنڈال سے رومال بھر کر زیورات بھیجے گئے۔

یہ تھے ہمارے نامور و معتبر اور جذبہ دین و خلوص سے سرشار اسلاف کہ جن کی ایک آواز اور اجیل پر ایسی مقناطیسی کشش پائی جاتی تھی کہ بڑے بڑے عقدے اور مسئلے ایک آن میں حل ہو جایا کرتے تھے۔ مگر اب بقول اقبال ۔ گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

وسنت کی کٹھن اور مشکل راہوں میں دونوں نے بہت سے سفر طے کیے۔ ہمارے مدد و مدد حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے صاحبزادے حافظ عطاء الاسلام نے پچھلے دنوں ایک ملاقات میں یاد دلایا کہ سیالکوٹ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر مقامی جماعت کے احباب نے حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی امیر جمعیت کی خدمت میں عرض کیا کہ کانفرنس کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے اور ہم اس اہم ضرورت پر فکر مند ہیں۔ مولانا سلفی نے حافظ صاحب گکھڑوی کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ عصر کے بعد اجلاس میں اپنے خاص میرائے میں کی جانوالی تقریر میں سامعین میں ایسا جذبہ پیدا کریں کہ وہ مالی فراہمی کی طرف آمادہ ہو جائیں اور رات کے اجلاس میں مولانا محمد حسین صاحب کو بلا کر فرمایا کہ آپ حافظ صاحب کی پیدا کردہ ترغیب کو آگے بڑھاتے ہوئے

ہوا۔ خطبہ جمعہ منقہ جماعت حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز کے بعد علامہ محمد یوسف گکھڑوی نے اپنی بلند بانگ آواز اور شعلہ نوازی سے خطاب فرمایا۔ رات کے اجلاس میں مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی کی شان رسالت مآب ﷺ اور مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح کی توحید باری تعالیٰ کے عنوانات پر دو دو گھنٹہ کی خوش بیان اور مدلل تقریریں اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کی آخر میں گھن گھن سے بھرپور تقریر مسلک اہل حدیث کے موضوع پر ہوئی۔ فیصل آباد سے شہان اہل حدیث کے کارکنان اور ہتافتی احباب کی کثیر تعداد نے بھی کانفرنس کی رونق و انتظامات کو دہ بالا کیا۔ اسی کانفرنس میں جماعت کے نوخیز اور ابھرتے ہوئے مقرر مولانا حافظ مشتاق احمد پرواز کو جامع اہل حدیث باغ والی میں بطور خطیب مقرر کیا گیا جنہوں نے مستقبل میں علاقہ بھر میں مسلک اہل حدیث کی دھاک بٹھادی اور شک و بدعات کے بادل چھٹ گئے۔

مرکزی جامع اہل حدیث امین پور بازار میں سلسلہ خطابت میں تیسرے بڑے علم و عمل کے پیکر بزرگ مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی تھے جو خوش گفتار و خوش اطوار اور خوش ذوق اہل علم و فضیلت تھے۔ جن کی باتوں اور تقریروں سے پاشنی اور شخصیت میں اسلاف کی مانند کشش تھی۔ وہ ملنے والوں کو اپنی طرف متوجہ بھی کر لیتے تھے اور متاثر بھی حکمت و دانش سے بھرے فقرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی عنایت ہوتے ہیں جو حضرت حافظ صاحب گکھڑوی کی خطابت کی جان پہچان تھے۔ انہوں نے خطبہ جمعہ کے بعد ان سطور کے راقم کی ہمشیرہ کا نکاح پڑھایا اور اس متبرک موقع پر وعظ و نصیحت سے بھی مستفید فرمایا۔ نکاح کی اسی نسبت سے مولانا گکھڑوی نے والد صاحب کی درخواست پر حضرت حافظ صاحب سے خطبہ جمعہ کا وعدہ لیا تھا۔

قصبہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ سے دونوں بزرگوں کے فطری تعلق کے باعث دونوں میں یکسانیت و طہانیت دیکھنے میں آتی تھی۔ آپس میں پیار و محبت اور بے تکلف دوستی کے ساتھ ساتھ میدان دعوت و ارشاد کے دونوں شاہسوار تھے۔ تبلیغ و اشاعت کتاب

خبردار کیا تھا کہ امریکہ میں ہولناک واقعہ رونما ہونے والا ہے۔ واقعہ کے فوراً بعد FBI نے ۱۹ ہائی جیکروں کے نام خارج کر دیئے، جبکہ جہاز میں سوار گواہ مرچے تھے۔ FBI نے مسافروں میں سے عام مسلمانوں اور ہائی جیکروں کو کس طرح پہچان لیا؟ جب جہاز کے مسافروں کی لسٹ شائع ہوئی تو طرفہ تماشایہ کہ ان ۱۹ ہائی جیکروں کے نام تک اس لسٹ میں نہ تھے۔

ان وجوہات کی بنا پر بعض مبصرین نے کہا ہے کہ جہازوں کا نگرانوی ریوٹ کنٹرول سے ہوا۔ (نائن الیون کے واقعہ کی چشم کشا تحقیق کے لیے محترم طارق مجید صاحب کی کتاب Masterminds of Air Massacres کا مطالعہ کریں جو کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔) جب نائن الیون کا حادثہ صہیونی کارستانی ہو تو سعودی عرب پر الزام تراشی کیوں؟

اس ضمن میں او آئی سی کی ذمہ داری ہے کہ نائن الیون سے متعلق مصدقہ پیش تیار کر کے اقوام متحدہ کی عالمی عدالت میں مقدمہ دائر کریں کہ خرید سفر کا حادثہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو باہم لڑانے کے لیے صہیونی واردات ہے۔ مسلم حکمرانوں نے عدالتی طور پر اور میڈیا میں صہیونی ٹولے کی سازش کو بے نقاب نہ کیا تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ صہیونی میڈیا موقع کی مناسبت سے پرجار شروع کر دے گا کہ پاکستان نے اسامہ کو پناہ دی ہوئی تھی لہذا اس کا بھی محاسبہ کیا جائے۔

سعودی عرب حرمین شریفین کی وجہ سے دنیاۓ اسلام کا روحانی مرکز ہے۔ جہاں قرآن و سنت کی حکمرانی ہے۔ صہیونی منشا ہے کہ سعودی عرب بھی دیگر مسلم دنیا کی طرح اپنا نظام حکومت وضع کرے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو کھلا شہر قرار دے تاکہ وہاں ہر کسی کو اپنی مرضی کے مطابق قانون سازی اور مذہبی رسومات ادا کرنے کی آزادی حاصل ہو۔

صہیونی ٹولے نے اپنے مذموم مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے سعودی مخالف طبقہ کو سعودی حکومت سے الجھا دیا ہے۔ الحمد للہ! سعودی حکومت نہایت جرأت و استقامت سے طاغوتی فتنوں کی سرکوبی میں سرگرم عمل ہے۔ اللہ کریم ملت اسلامیہ کو اتفاق اتحاد کی نعت سے سرفراز فرمائے اور سعودی عرب کو صہیونی چیلوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

# سعودی عرب پر الزام تراشی کیوں؟!

جناب ملک عطاء محمد جمجوم

صدر صدام حسین کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ تمام مسلم حکمران جیٹلی بی بن کراچی باری کا انتظار کرتے رہے۔ تیونس لیبیا مصر وغیرہ عرب بہار کی لپیٹ میں آئے چند دن مظاہرے ہوئے اور متعدد حکمرانوں کے تحت الٹ دیئے گئے لیکن شام میں پانچ سال سے عوامی مزاحمت جاری ہے۔ اب تک اڑھائی لاکھ سے زیادہ شامی مسلمان ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں او آئی سی نے قائدانہ کردار ادا نہ کیا۔

سعودی عرب کی حلیف مستحکم حکومتیں یکے بعد دیگرے خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ گئیں اور سعودی عرب کے گرد و نواح میں ایسی حکومتیں قائم کرنے کی تگ و دو جاری ہے جن کو سعودی حکومت سے نظریاتی اختلاف ہے۔ یعنی سرحد سے پے در پے خلاف ورزیاں اور در اندازیاں جاری ہیں۔ سعودی حکومت عزم و استقلال سے دہشت گردی کا مقابلہ کر رہی ہے۔ سعودی عرب نے امریکہ کے دہرے معیار سے دلبرداشتہ ہو کر آزاد خارجہ پالیسی اپنانے پر توجہ دی تو امریکہ بہادر کو پندرہ سال بعد دور کی سوجھی کہ نائن الیون کا ذمہ دار سعودی عرب ہے۔ اس کے جواب میں سعودی حکومت نے دھمکی دی کہ وہ امریکہ میں اپنے تقریباً ایک ہزار ارب ڈالر کے اثاثے فروخت کر دے گا۔ نائن الیون کی وجہ سے امت مسلمہ کو بے حد نقصان پہنچا اور ابھی تک مزید ضرر رسانی کا خدشہ ہے۔ چنانچہ اس کے تدارک کے لیے عملی اقدام کی ضرورت ہے۔

صہیونی ٹولے نے سوشلزم کی نظریاتی پسپائی کے بعد اسلام کو اپنا ہدف بنا لیا۔ بین الاقوامی حالات پر نظر رکھنے والے اہل مغرب کے تھوک ٹینکس نے حقائق کی روشنی میں وضاحت کی کہ نائن الیون کا واقعہ صہیونی کارستانی ہے۔ غور و فکر کا مقام ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں چار ہزار یہودی کام کرتے تھے ان کو حادثہ سے دو گھنٹے پہلے کس نے خبر کزدی کہ وہ فوراً نمائند ہو گئے؟ اس واقعہ میں صرف عین یہودی ہلاک ہوئے تھے۔

۱۱ ستمبر سے قبل سی آئی اے اور این بی آئی نے

امریکی میڈیا کے مطابق وائٹ ہاؤس سے تہمتا کا کہنا ہے کہ

”ایوان نمائندگان کا ایک گروپ نائن الیون کے کچھ متاثرین کے ساتھ مل کر سعودی عرب کو نائن الیون حملوں میں الجھانے کے لیے ہرجانوں کا دعویٰ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ سعودی عرب کے خلاف کانگریس میں کوئی بل پیش ہو اور باراک اوباما اس پر دستخط کر دیں۔“

نائن الیون سے متعلق تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی جس میں کہا گیا کہ چند ہائی جیکر سعودی شہری ہیں لیکن سعودی حکومت اس میں ملوث نہیں۔ ممکن ہے کہ ادنیٰ درجے کا کوئی اہل کار معاون ہو۔ غور طلب پہلو یہ ہے کہ پندرہ سال بعد امریکی میڈیا میں کیونکر ابال آیا کہ سعودی حکومت ملوث ہے؟ کہیں الیکشن میں سیاسی حمایت کرنا تو مقصود نہیں؟

انصاف کا تقاضا ہے کہ کسی شہری کا جرم ریاست پر اس وقت تک عائد نہیں ہو سکتا جب تک یہ امر پایہ ثبوت تک نہ پہنچ جائے کہ حکومت نے اس کو آمادہ کیا ہو یا جرم میں معاونت کی ہو۔ جب سعودی حکومت اس سے بے خبر ہے تو وہ مجرم کس طرح؟

امریکہ کو سعودی عرب سے تیل کا مفاد وابستہ تھا اب یہی مفاد کسی اور ریاست سے باسانی دستیاب ہو رہا ہے تو اس نے پندرہ سال بعد سعودی عرب پر الزام تراشی شروع کر دی۔ یہ انصاف ہے یا منافقت؟

سعودی عرب نے عالمی منڈی میں تیل کی قیمت کم کر دی امریکہ سے نکلنے والے تیل کی نکاسی متاثر ہوئی ہے کیا یہ اس کا رد عمل تو نہیں؟

امت مسلمہ کی بے بسی نے امریکہ کو پندرہ سال بعد پنڈورا باکس کھولنے کا موقع فراہم کیا۔ نیو افواج نے کارپٹ بمباری سے افغانستان کا تورا بورا کر دیا مگر کسی مسلم حکمران نے ظالم کو ظلم سے روکا نہ ہی مظلوم کی مدد کی۔ امریکہ نے کیمیائی ہتھیاروں کا بہانہ تراش کر عراقی

# پاکستان کو بھارت نے کی سازش!

## جناب ریاض احمد چوہدری

رہا ہے تاکہ دریائے چناب کا تمام پانی روک سکے۔

اس سے قبل کشن گنگا ڈیم کے لیے 31 کلومیٹر لمبی سرنگ نکال کر دریائے جہلم کے پانی کو روکا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت پاکستان کو دریائی پانیوں سے 2020ء تک مکمل محروم کر دینا چاہتا ہے۔ حکومت ملکی زرخیز زمینوں کو بخر ہونے سے بچانے کے لیے فوری ٹھوس اور سنجیدہ حکمت عملی اپنائے۔ بھارت ایک ایک کر کے ہمارے دریاؤں میں قبضہ جمارہا ہے مگر بد قسمتی سے کسی کو کوئی پرواہی نہیں۔ ایک سازش کے تحت اپنے کارندوں کے ذریعے بھارت کالا باغ کی تعمیر کو سیاسی ایٹو بنا کر خود آبی جارحیت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اگر اسے روکا نہ گیا تو 2020ء تک پاکستان بخر ہو جائے گا اور کسانوں کو اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لیے ایک بوند پانی بھی میسر نہیں ہوگا۔

بھارت 1960ء کے سندھ حاس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان کے دریائے چناب پر 850 میگا واٹ بجلی کی پیداواری صلاحیت کے حامل ہائیڈرو پاور ڈیم پراجیکٹ کی تعمیر شروع کر چکا ہے جس سے پاکستان کے حصے کا 2 لاکھ ایکڑ فٹ پانی چوری ہوگا۔ اسی ڈیم سے پیدا ہونے والی بجلی بھارت پاکستان کو فروخت کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے جبکہ ہمارے حکمران خواب خرگوش میں مصروف ہیں۔ یہ ڈیم بگلیہار کے مقابلے میں تین گنا بڑا ہوگا۔ سندھ طاس وائرکولس پاکستان کے چیئر مین اور عالمی پانی اسمبلی کے چیف کو آرڈینیٹر نے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف بھارتی آبی جارحیت ان دنوں خطرناک مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔

دریائے چناب اور جہلم کے بعد دریائے سندھ کا 83 فیصد پانی بھارت نے روک لیا ہے۔ تریلا ڈیم میں پانی کا زبردست بحران آئے دن ذخیرہ میں تیزی سے کمی ہو رہی ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا ڈیم ہے جس کے توسط سے دنیا میں پاکستان کا یہ مثالی نہری نظام قائم ہے۔ بھارتی آبی دہشت گردی کے باعث اب دریائے سندھ بھی سوکھ رہا ہے۔ اس کے خشک ہونے سے پاکستان کے 18 کروڑ عوام کی

حیاتی میں مودی سرکار نے پاکستان کو بخر بنانے کی نپاک سازش تیار کر لی۔ بھارت نے خشک سائی قحط اور پیاس بچانے کے لیے پاکستان پر آبی جنگ چھیڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے دریائے چناب کا رخ موڑ کر پانی دریائے بیاس میں ڈالنے کا حکم دے دیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے علاقے جہلم پر پولیس میں دریائے چناب پر زیر تعمیر ممتاز ڈیم (جسپا) کی تعمیر جنگی بنیادوں پر مکمل کی جا رہی ہے۔ یہ نشانہ ہی بھی گئی ہے کہ بھارت پاکستان دشمنی میں اتنا آگے نکل چکا ہے کہ گورنر ہماچل پردیش کے خطا کو بھی انصر انداز کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ جسپا ڈیم زلزلے کی انتہائی خطرناک فٹ لائن پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ بی بی سی نے اس خبر کو مالی سطح پر اٹھایا۔ نہ صرف عالمی میڈیا بلکہ پاکستان ٹیلی ویژن نے بھی آبی جنگ اور پاکستان کو بخر بنانے کی بھارت کی مکرور سازش پر ایک گھنٹے کا پروگرام بھی کیا۔ بھارت نے پاکستان کی طرف پہنچنے والے اہم دریاؤں کے پانی پر قبضہ کر لیا ہے۔ دریائے چناب میں پانی کی کمی سے دنیا کی سب سے بڑی نہر میں مرالہ راوی لنک جس کا بہاؤ 22 ہزار کیوسک اپر چناب کینال 16850 کیوسک پیداں بمبائوالہ نہر 7260 کیوسک ہے۔ آج مکمل خشک ہو چکی ہیں۔ دریائے جہلم پر چشمہ جہلم لنک 21700 کیوسک رسول قادر آباد لنک 19 ہزار کیوسک، کوزہ جہلم کینال 6 ہزار کیوسک، اپر جہلم کینال 2 ہزار کیوسک، تھادہ بھی مسلسل خشک ہیں۔ دریائے چناب کا بہاؤ ہیڈمرالہ کے مقام پر 5 ہزار کیوسک سے زائد نہیں ہے۔ دریائے جہلم کا بہاؤ 63 سو کیوسک سے زیادہ نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے دریائے سندھ خطرناک حد تک اپنی بہاؤ کی چٹلی سطح پر گزشتہ 10 برس کے کم ترین بہاؤ 14400 کیوسک پر بہہ رہا ہے اس کی وجہ سے پاکستان کا 65 فی صد رقبہ متاثر ہو رہا ہے۔ اس بارے میں ماہرین نے بتایا ہے کہ بھارت سنگا خ پہاڑوں میں 3 کلومیٹر کی سرنگ بنا کر چناب کا پانی دریائے راوی جو کہ بھارت کی زمینوں کو سیراب کر رہا ہے۔ میں ڈال

روزی روتی اور پانی کا نظام خطرے میں پڑ جائے گا اور کروڑوں حیوانات، جنگلی جانوروں، چرند پرند اور آبی حیات کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ دریائے ستلج، بیاس راوی سندھ طاس معاہدہ کی آڑ میں بھارت پہلے بند کر چکا ہے۔ دریائے چناب جہلم اور سندھ پن بجلی کی آڑ میں بند کر رہا ہے جیسا کہ دریائے چناب بگلیہار ڈیم آپریشنل ہونے کے بعد مکمل طور پر بند ہے۔ دریائے جہلم میں 13 فیصد اور دریائے سندھ میں صرف 17 فیصد پانی آ رہا ہے۔ اگر یہی صورت حال رہی تو مختصر عرصے میں جہلم اور دریائے چناب مکمل بند ہو جائیں گے۔

یہود و ہنود ملک پاکستان کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کے لیے اربوں ڈالر خرچ کر رہے ہیں اور واحد مسلم ایشیائی پاور کو ختم کرنے کے لیے طرح طرح کی سازشیں تیار کی گئی ہیں۔ بھارت کی اس آبی دہشت گردی کے باعث ان دنوں پاکستان قحط کی لپیٹ میں ہے۔ آگے چل کر 3 کروڑ 80 لاکھ ایکڑ اراضی کھنڈرات میں تبدیل ہو جائے گی۔ بعض علاقوں میں آج بھی پینے کے لیے پانی میسر نہیں پانی کی شدید قلت کے باعث ہائیڈل بجلی کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ اس وجہ سے 274 میگا واٹ کا شارٹ فال ہوا۔ ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ بڑھ گیا ہے۔ ٹیوب ویل بند لاکھوں صنعتی مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں۔ پاکستان کی حکومت نے اس آبی جنگ کو روکنے کے لیے تا حال کوئی موثر لائحہ عمل طے نہیں کیا۔ اگرچہ یہ مسئلہ بین الاقوامی سطح پر اٹھایا جائے تو پوری دنیا میں بھارت کے خلاف شور مچ جائے گا۔ چونکہ یہ ہندو بنیا اور یہود کی گھنائونی سازش ہے۔ ملک بچانا ہے تو پوری قوم آگے آئے۔

حکمران بھارت سے دوستی کی ٹینگیں بڑھانے کی بجائے ہندو پیسے کی مکاری کو سمجھیں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ بھارت سندھ طاس معاہدے کے باوجود سالانہ پاکستان کے حصے کا 33 ملین ایکڑ فٹ پانی چوری کر رہا ہے اور اس چوری میں آئے روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دریائے چناب پر ڈیم تعمیر کے ذریعے ملکی آبی مفادات کو دھچکا پہنچانے کی بھارتی کوششوں کے باوجود ہمارے حکمرانوں کی جانب سے آج بھی یہ مژدہ جاں فرمایا جا رہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ تجارت کو فروغ کے لیے پر عزم ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور بھارت ہماری زراعت کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔

## پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لیے ایٹمی دھماکے ناگزیر تھے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لیے ایٹمی دھماکے ناگزیر تھے۔ وطن عزیز کی سلامتی اور دفاع کے لیے ابھی مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ عام اسلام کو ہمارے اہم بھرم پر بڑا ناز ہے۔ ایٹمی صلاحیت کے باعث وطن عزیز کا دفاع ناقابلِ تسخیر بنا۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں سے بھارت کا نپ اٹھا اور پورا عالم شہرہ گیا۔ اب ہمیں معاشی دھماکے کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے یوم تکبیر کی مناسبت سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس سے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ آج یوم تکبیر کے موقع پر بجا طور پر پوری قوم کے سرخسر سے بلند ہیں کہ اس تاریخی لمحے پر پاکستان اقوام عالم میں ایک ایٹمی طاقت بن کر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ اس وقت عالمی طاقتیں وزیر اعظم نواز شریف پر جوابی ایٹمی دھماکے نہ کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں لیکن ان تمام عالمی طاقتوں کے دباؤ کو مسترد کر کے نواز شریف نے قومی حیثیت اور غیرت کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد جب پاکستان پر ماضی پابندیاں لگائی گئیں تو سعودی عرب واحد ملک تھا جس نے ہمیں سالہا سال تک مفت تیل فراہم کیا اور ہماری معیشت کو سہارا دیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ہر ملک کو اپنے دفاع اور سلامتی کا حق ہے۔ سعودی عرب اگر ایٹم بم بنانا چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ اگر اسرائیل سمیت دیگر ممالک یہ صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں تو سعودی عرب کیوں نہیں حاصل کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اب معاشی دھماکے کی ضرورت ہے، حکومت کی اولین کوشش ہے کہ ہم معاشی طور پر بھی خود مختار ہوں اس مقصد کے لیے پاک چین اقتصادی زون کو ریڈر کا منصوبہ معاشی حوالے سے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں اس موقع پر اپنی صفوں میں اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنا ہوگی۔ کوئی بھی قوم اور ملک انتشار اور خلفشار کی سیاست کے ساتھ ترقی نہیں کر سکتا۔

## میاں نواز شریف کے خاندان حکومت اور ان کی اتحادی جماعتوں میں یکجہتی ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر ایک نشست کے دورے پر سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل انٹر پورٹ پر کارکنوں سے نشستہ گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف کی صحت یابی کے لیے ہر محرب وطن اور جمہوریت پسند پاکستانی کے دل سے دعا ہے۔ انکی حالات سے امور حکومت کس طرح چلتے ہیں آئین میں اس کا طریقہ کار موجود ہے۔ ان حالات میں سیاسی تحیوریاں نکالنے کوئی فائدہ نہیں۔ میاں نواز شریف کے حوالے سے دست اور اسکی اتحادی جماعتوں میں پوری طرح یکجہتی پائی جاتی ہے۔ ہم ان شاء اللہ میاں صاحب کی صحت یابی کے لیے حرمین شریفین میں بھی دعا کریں گے۔ پروفیسر ساجد میر دورے کے دوران امام عبد العزیز عبدالرحمن السدیس سے بھی ملاقات کریں گے۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

## سعودی عرب میں پاکستان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سلیمان ابانخیل

عالم اسلام کی عظیم شخصیت سعودی عرب کے سابق وزیر مذہبی امور امام محمد بن سعود ریاض یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر ڈاکٹر سلیمان بن عبداللہ ابانخیل جو کہ ایک سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں ان کی پاکستان تشریف آوری پر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد نے ان کے اعزاز میں اسلام آباد ہٹل میلوڈی میں استقبال کا اہتمام کیا اور عالم اسلام کے لیے عظیم الشان خدمات کے اعتراف میں انہیں جمعیت کی طرف سے شیلڈ پیش کی گئی۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی اعلیٰ قیادت سعودی سفارت خانہ کے مذہبی امور کے ایڈیٹر محمد بن سعد الدوسری، رابطہ عالم اسلامی کے ڈائریکٹر عہدہ عتین سعودی عرب کا چودہ رکنی وفد اور سعودی یونیورسٹیز کے فارغ التحصیل احباب علم کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے سرپرست علامہ عبدالعزیز حنیف اور امیر حافظ مقصود احمد نے مہمان خصوصی کو خدمت اسلام ایوارڈ کی شیلڈ پیش کی۔ ڈاکٹر ابانخیل نے اپنے خطاب میں پاک سعودی تعلقات کے بارے کہا کہ سعودی حکمران پاکستان کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور اسے عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ سعودی عرب کی یونیورسٹیز کے دروازے طلبہ کے لیے کھلے ہیں۔ پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف اسلامی عسکری اتحاد میں شمولیت کر کے اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے، انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد کی اشد ضرورت ہے، دہشت گردی کا ہر صورت میں خاتمہ ہونا چاہیے۔ سعودی عرب کے فرمان روا خدام الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز ولی عہد شہزادہ محمد بن نایف اور نائب ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان عالم اسلام میں امن وامان کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمان رشتہ الفت ومحبت میں منسلک ہو جائیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مہمانوں کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمان سعودی عرب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ عالم اسلام کے اتحاد کا مرکز بھی سعودی عرب ہے اور پاکستان کے عوام سعودی عرب سے گہری محبت رکھتی ہے۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریوسیش نے اپنے خطاب میں کہا کہ سعودی یونیورسٹیز کا نظام تعلیم دین کے تحقیق مصادر اور مراجع پر مشتمل ہے۔ لہذا طلبہ جو سعودی عرب سے تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کے افکار روشن ہو جاتے ہیں وہ تنگ ذہن یا متعصب نہیں ہوتے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے خطبہ استقبال پر پیش کیا مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ انھوں نے سعودی عرب کی تعلیمی خدمات کو سراہا اور مشکل گھڑی میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر پاکستان میں ریلیف کے کاموں پر سعودی حکومت اور عوام کو خراج تحسین پیش کیا۔ سیمینار میں سعودی یونیورسٹیز کے فارغ التحصیل علماء نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جن کی نمائندگی دعوہ کمیٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن نے کی۔ پروگرام کے کوارڈینیٹر ڈاکٹر حافظ محمد انور نے ڈاکٹر ابانخیل کے ہمراہ آنے والے وفد کے ارکان میں شیلڈ تقسیم کیں۔

## کابینہ و عاملہ اجلاس پنجاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کابینہ و عاملہ کا مشترکہ اجلاس امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی زیر صدارت 29 مئی کو مرکز اہل حدیث لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیمی و جماعتی امور کے علاوہ وطن عزیز کے حالات پر بھی گہری تشریح کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی سالانہ گزشتہ کی کارکردگی اور خصوصاً بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس فیصل آباد کا جائزہ لیا گیا۔ اراکین کابینہ نے مجموعی طور پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے قائدین پنجاب خصوصاً پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، مولانا محمد نعیم بٹ اور میاں محمود عباس کی کارکردگی کو بے حد سراہا۔ فیصل آباد کانفرنس میں چند بد انتظامیوں پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے مجموعی طور پر کانفرنس کو کامیاب اور تاریخ ساز قرار دیا گیا۔ اجلاس میں آئندہ کانفرنس ڈیرہ غازی خان میں کروانے کا فیصلہ کیا گیا جس کی تاریخ و مقام کے تعین کے لیے ماہ رمضان کے بعد قائدین پنجاب ڈیرہ غازی خان ڈویژن کا دورہ کریں گے۔ اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد اور ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس نے کہا کہ ملک میں پانامہ لیکس کے حوالے سے جاری مہم دراصل بے مقصد مہم ہے، اس میں سے کچھ برآمد نہیں ہونے والا۔ اگر سیاسی جماعتیں احتساب کے نکتے پر متفق ہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ بے لاگ احتساب کریں اور ملک کو کوٹھنوں والوں قومی خزانے سے لیا ہوا قرض معاف کروانے والوں اور اسی طرح قومی سرمایہ کو شیر مادر سمجھ کر کمیشن اور کلک بیکس کے نام پر ڈکارنے والوں کا مشترکہ احتساب کیا جائے۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے کہا کہ آج ہم 18 واں یوم تکبیر اس حال میں منا رہے ہیں کہ ہماری جغرافیائی و نظریاتی سرحدیں انتہائی غیر محفوظ ہیں، امریکی ڈرون حملے جہاں پاکستان کی خود مختاری پر کاری ضرب ہیں وہاں یہ اقتصادی راہ داری کے خلاف بھی جاری سازش کو بے نقاب کرتے ہیں۔ ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی دھماکوں سے مسلم دنیا کو تحفظ کا احساس ملا ہے، 18 سال قبل جب ایٹمی دھماکے کئے گئے تو پورے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی مگر پاکستان میں موجود کچھ لوگ آج بھی ایٹمی قوت کے خاتمے کیلئے کفار کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لیے ایٹمی دھماکے ناگزیر تھے۔ وطن عزیز کی سلامتی اور دفاع کیلئے ابھی مزید اقدامات

کی ضرورت ہے۔ ایٹمی صلاحیت کے باعث وطن عزیز کا دفاع ناقابلِ تسخیر بنا۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں سے بھارت کا نپ اٹھا اور پورا عالم ششدر رہ گیا۔ اب ہمیں معاشی دھماکے کی ضرورت ہے۔ اجلاس میں قراردادیں بھی پاس کی گئیں ایک قرارداد میں پاکستان کی سلامتی کو یقینی بنانے کیلئے امریکہ سے ڈرون حملوں کی بندش پر کھل کر بات کی جائے ایک قرارداد میں ایران کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ دوسرے ممالک میں مداخلت سے باز رہے اور یہودی و نصاریٰ کی نوکری کی بجائے عالم اسلام کا حصہ بنے۔ سعودی عرب کے خلاف کفار کی سازشوں کے سد باب کے لئے تمام پاکستانی اپنا کردار ادا کریں۔ اجلاس کے آخر میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی صحت یابی کیلئے بھی دعا کی گئی۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی، ناظم دفتر پنجاب

## تقسیم تقریب انعامات

مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروز نواں میں 29 مئی 2016ء بروز اتوار بعد نماز مغرب سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا منظور احمد مہمان خصوصی تھے جنہوں نے شانِ عظمت قرآن پر شاندار خطاب فرمایا اس کے بعد بچوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ پروگرام ماضی اور انتظامات کے لحاظ سے کامیاب رہا۔

منجانب: (مولانا) محمد نواز ضیاء ناظم جامعہ ہذا

## علامہ اقبال کالونی فیصل آباد کے احباب جماعت کے لیے عظیم خوشخبری

جامع مسجد رحمان اہل حدیث نزد خوشیہ چوک علامہ اقبال کالونی سمندری روڈ فیصل آباد کے احباب جماعت کے لیے عظیم خوشخبری ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے نائب امیر شہباز خطابت مولانا عبدالعزیز راشد مستقل طور پر خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرمایا کریں گے۔ علامہ اقبال کالونی اور گرد و نواح کے احباب جوق در جوق تشریف لایا کریں اور جماعت کے مایہ ناز خطیب کے خطبات عالیہ سے مستفید ہوں۔ مستورات کے لیے مسجد کی گیلری میں پردے کا معقول انتظام ہوگا۔

رابطہ: 0306-6026423 - 0300-6658305

منجانب: عبدالباری بٹ و انتظامیہ جامع مسجد ہذا

## وفیات

3 مئی 2016ء، منگل کو راقم کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔  
18 مئی 2016ء، کو محمد خان نجیب شہید کی والدہ انتقال کر گئیں  
21 مئی 2016ء، کو حافظ مقبول احمد صاحب (دبجو کے) نار و وال انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! قارئین کرام ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

منجانب: قاری لیاقت علی باجوہ فیروز پوری

## ضرورت برائے قاری و قاریہ

ہمیں اپنے ادارے کے لیے میاں بیوی قاری و قاریہ کی ضرورت ہے دونوں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھا سکیں۔ معقول وظیفہ دیا جائے گا۔

منجانب: مرکز التوعیہ الاسلامیہ۔ سندھو کلاں، براستہ پھولنگر (ضلع قصور)

رابطہ: ابو عبد الرحمن 0301-4081799-0336-4610219

## ضرورت رشتہ

بیٹا عمر 22 سال، خوبصورت، خوب سیرت، مکمل داڑھی رنگ سفید، قد 6 فٹ، اہل حدیث، ملک برادری (تیلی) بی اے بی فارمیسی پاس، اپنا کاروبار با وسائل گھرانہ سے تعلق کے لیے ہم پلہ ملک برادری (تیلی) پڑھی لکھی، دو شیزہ کارشتہ درکار ہے۔ لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، فیصل آباد، اوکاڑہ اور ساہیوال کے رہائشی والدین ذاتی طور پر رابطہ فرمائیں۔

ملک عبد اللہ سلفی۔ رابطہ 0300-4200474



## انا للہ وانا الیہ راجعون!

حافظ عبدالحق صدیقی سابق خطیب جامع مسجد مبارک اہل حدیث حافظ آپ کی اہلیہ قضاۃ الہی سے وفات پا گئیں نماز جنازہ جناب عطاء اللہ محمدی نے پڑھائی نماز جنازہ میں مختلف مقامات سے علماء کرام اور احباب جماعت شہداء میں شریک ہوئے اور بعد ازاں مولانا صدیقی صاحب سے انظار تعزیت کیا۔

منجانب: صاحبزادہ اعجاز الحق صدیقی خطیب گوجرانوالہ پبلک سیکولر کالج قاری محمد رفیق سلفی ناظم مسجد محمدی دہ۔ خدیجہ الکبریٰ ریٹائرڈ خور و ضلع اوکاڑہ کے بڑے بھائی محمد اقبال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ قاری محمد یونس تبسم نے پڑھائی اور ان کے آبائی گاؤں چٹ 40GD رائے پور میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بلند درجات فرمائے۔ (آمین!)

دعا گو: حافظ ابوبکر صدیقی لاہور کینٹ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق امیر مولانا عبدالجبار انصاری مرحوم کی منتحبی عبدالغفار انصاری کی اہلیہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد گونوالہ قبرستان ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مولانا صاحبزادہ برق التوحیدی نے پڑھائی۔ جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ضلعی رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن، حافظ عالم نیز محمد سرفراز حسن، حافظ محمد عبداللہ نور ضلعی صدر AYF، مولانا ذکریا انصاری و دیگر نے شرکت کی اور مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی۔ منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

## جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش



# گولڈن

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

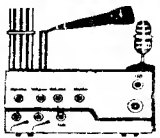
بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739  
055-4213430

چوک نیائیں نزد شکیں کالج گوجرانوالہ



## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی  
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر ٹیکنک)

## سپر سٹار

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

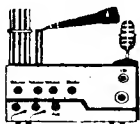
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah  
Loud Speaker Amplifier

## الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے



پروپرائیٹرز محمد عثمان

ہمارے ہاں نئے و پرائے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ ملکیٹ کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246  
Mob:0334-7967107  
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد شکیں کالج گوجرانوالہ

# ماہ مقدس رمضان المبارک میں

## جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع

حدیث نبوی ہے:

”جس نے دنیا میں اللہ کا گھر (مسجد) بنایا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔“

## جامع مسجد محمد اہل بیت جد و تعلیم الاسلام

ریاض کالونی عقب جدہ مارکیٹ ستیانہ روڈ فیصل آباد میں 9 مرلے جگہ خرید کر تعمیراتی کام اور نماز شروع ہے۔ مسجد کی توسیع کے لیے 9 مرلے کا بیعانہ ادا کر دیا ہے بقیہ قیمت ابھی ادا کرنا باقی ہے۔

اللہ کے گھر کے لیے تعاون فرما کر اللہ تعالیٰ سے جنت حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً!

0300-7964386  
0321-6084675

صہبہ رحمہ اللہ انتظامیہ

رابطہ

# جامعہ محمودیہ

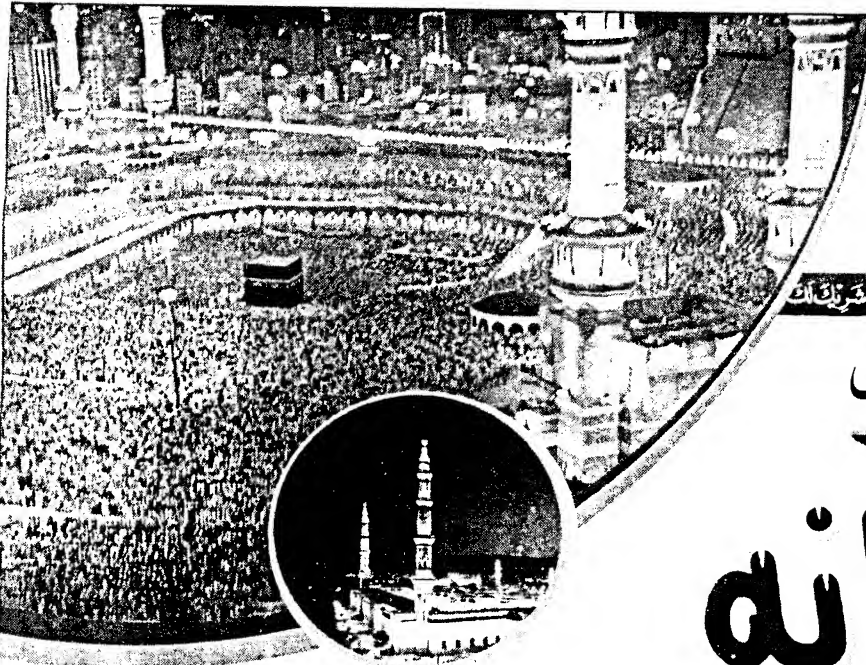
علامہ محمد علی کے  
سالانہ امتحانات

آج مؤرخہ 26/05/2016 کو مرکزی جمعیت اہل حدیث ملتان کے ضلعی ناظم مولانا عنایت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر جامعہ محمودیہ محمود کوٹ شہر ضلع مظفر گڑھ میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کے امتحان لینے کا موقع ملا۔ امتحان میں ڈیڑھ صد (150) سے زائد طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ تمام طلبہ و طالبات کی منزلیں پختہ اور تلفظ اچھے تھے۔ ترجمہ القرآن، ابتدائی گرائمر اور مسنون اذکار و ادعیہ میں بھی طلبہ نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

ادارہ ہذا کو بقیۃ السلف حضرت مولانا حکیم عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی حاصل ہے جبکہ مولانا حکیم عبید اللہ صاحب ہمہ وقت تعلیمی امور کی بھرپور نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ جامعہ محمودیہ کا ڈسپلن، طلبہ کی قابلیت یقیناً اساتذہ کرام اور جامعہ کی انتظامیہ کی محنت شاقہ اور لگن کی زندہ دلیل ہے۔ جامعہ ہذا پورے علاقہ میں کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی علماء و طلبہ کی شبانہ روز کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور جامعہ ہذا کو ترقی کے مدارج علیا پر فائز فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

قاری عطاء اللہ عزیزی

مدیر شعبہ تجوید  
مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان  
و ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ملتان



آپ کے حسین تصورات کا امین  
آپ کے اعتماد کا دوسرا نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا شَرِکَ لَکَ اِلٰہَکَ اِنَّا نَعْبُدُکَ وَابْتَغِیْ فِرْلَکَ نَصْرَکَ وَتَحِیْمَکَ

خدمت کا 16 واں سال

# استوانہ

حج و عمرہ سروسز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

## ارجنٹ

# عمرہ ویزہ حاصل کریں

تمام ایئر لائن کی ٹکٹیں بازار سے بارعایت حاصل کریں

پرائیویٹ حج سکیم کی معلومات حاصل کریں۔ اکانومی اور 2, 3, 4, 5 سٹارز پیکیجز دستیاب ہیں

چیف ایگزیکٹو

حکیم کرامت اللہ صاحب

ریٹائرڈ O.T. ٹیچر

مینیجر آفس

حافظ عبدالرحمن

0334-1452410

وزارت حج سے جاری کردہ

انٹرولمنٹ نمبر

13407

ہیڈ آفس: بالمقابل ریلوے کیبن پیکورڈ کوٹ لکھپت لاہور

042-35943765-6 astawana.hajj@gmail.com

0300-4619256, 0323-4619256



عالمی تحریک ختم نبوت اہل حدیث کے

رمضان المبارک کی  
پُر حرمت ساعتوں میں ایمان افروز

# تفسیر القرآن و حدیث

اوقات کلاس  
صبح 10:00 تا 12:30

مرد و خواتین کیلئے علوم اسلامیہ کے حصول کا نادر موقع

28

شعبان

26

رمضان المبارک

بیرونی حضرات کیلئے قیام  
سحر و افطار کا بہترین انتظام

میر  
عبد الستار بخاری  
میر

حضرت مولانا  
حافظ جواد حسن  
حفظ اللہ

جامعہ خاتم النبیین اہل حدیث  
سبزی منڈی روڈ  
سمبریاں

کورس کے اختتام پر  
بذریعہ قرعہ اندازی  
عمرہ کا حکم  
دیا جائیگا

انتظامیہ جامعہ خاتم النبیین  
0300 6109870

خصوصیات

تشریح، تفہیم القرآن، شان نزول و تشریح فقہی مسائل  
عقیدہ توحید و رسالت، اسلام کا جمالی تعارف  
اہمیت حدیث اختلافات امت کا تشریح و حدیث  
کی روشنی میں حل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و دیگر مندرجہ  
مسائل پر بحث (ان شاء اللہ)  
کورس کی تکمیل پر اسناد دی جائے گی۔

رمضان المبارک میں اعتکاف  
کی برکت سیٹھ کیلئے علماء کرام کی معیت میں اعتکاف کیجیے  
اپنی زکوٰۃ، صدقات، عطیات  
جامعہ هذا



(المعروف قاری محمد اسلم علی)  
نوشہ روڈ گوجرانوالہ  
میں

پیش  
متمم بنیاد  
بابا محمد حسین  
حساب

آغاز خطبہ 12:30 بجے  
ان شاء اللہ



رمضان ۲۰۱۸ء کے ایمان  
افروز

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

17 جولائی 2016ء

فقیر بارگاہِ صمدانی

محترم جناب  
حضرت  
مولانا  
عبدالرزاق  
نیردانی  
حفظہ اللہ  
حساب  
انشاء اللہ

1 جولائی ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء

انزل السلام علی من یشاقبہ

علیہ السلام  
 محمد یاسر حسینی  
 محمد شجاعی  
 محمد الیاس  
 نذیر احمد شاہ  
 محمد راشد  
 الدین

24 جولائی 2011ء

التاسع

انترطایہ جامع مسجد توحید کنج اہل بیت نوشہہ روڈ گجراتوالہ



# اوقاتِ روزہ

رمضان المبارک 1437ھ  
بمطابق جون، جولائی 2016ء



نمبر	جون	ایام	وقتِ سحر	وقتِ افطار	نمبر	جون	ایام	وقتِ سحر	وقتِ افطار	نمبر	جون	ایام	وقتِ سحر	وقتِ افطار
1	7	منگل	07 08 03 18	07 14 03 20	11	17	جمعہ المبارک	07 12 03 18	07 18 03 21	21	27	سوموار	07 14 03 20	07 20 03 23
2	8	بدھ	07 09 03 18	07 15 03 21	12	18	ہفتہ	07 12 03 18	07 18 03 21	22	28	منگل	07 14 03 21	07 20 03 24
3	9	جمعرات	07 09 03 18	07 15 03 21	13	19	اتوار	07 13 03 18	07 19 03 22	23	29	بدھ	07 14 03 21	07 20 03 24
4	10	جمعہ المبارک	07 10 03 18	07 16 03 22	14	20	سوموار	07 13 03 18	07 19 03 22	24	30	جمعرات	07 14 03 22	07 20 03 25
5	11	ہفتہ	07 10 03 18	07 16 03 22	15	21	منگل	07 13 03 18	07 19 03 22	25	31	جمعہ المبارک	07 14 03 22	07 20 03 25
6	12	اتوار	07 10 03 18	07 16 03 22	16	22	بدھ	07 13 03 19	07 19 03 23	26	02	ہفتہ	07 14 03 23	07 20 03 26
7	13	سوموار	07 11 03 18	07 17 03 23	17	23	جمعرات	07 13 03 19	07 19 03 23	27	03	اتوار	07 14 03 23	07 20 03 26
8	14	منگل	07 11 03 18	07 17 03 23	18	24	جمعہ المبارک	07 13 03 19	07 19 03 23	28	04	سوموار	07 14 03 24	07 20 03 27
9	15	بدھ	07 11 03 18	07 17 03 23	19	25	ہفتہ	07 14 03 19	07 20 03 24	29	05	منگل	07 13 03 24	07 19 03 27
10	16	جمعرات	07 12 03 18	07 18 03 24	20	26	اتوار	07 14 03 20	07 20 03 25	30	06	بدھ	07 13 03 25	07 19 03 28

- یہ اوقات لاہور اور گرد و نواح کیلئے ہیں، اپنے مقامی وقت کے مطابق کمی یا اضافہ کر لیں۔ • یہ اوقات محکمہ موسمیات کے دفتر سے حاصل کئے گئے ہیں۔
- روزہ رکھنے کی کوئی دعا حدیث سے ثابت نہیں۔ البتہ نیت طلع فجر سے پہلے کرنا لازم ہے۔
- روزہ کھولنے کی دعا: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ افطاری کر لینے کے بعد: دَعَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَبَ الْعُرْوَى وَتَبَتِ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ

مرتبہ: پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی (نائب تعلیمات مرکزیہ و ناظم امتحانات وفاق المدارس اسلامیہ پاکستان) 0321-9451606



